بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ / نواں اجلاس

﴿اجلاس منعقدہ 14/ نومبر 2008ء بمطابق 15/ ذیقعد 1429ھ بروز جمعہ۔﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	5
3	تحریک التواء نمبر 3 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	6
	غیر سرکاری قراردادیں۔	
4	قرارداد نمبر 1 منجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	11
5	قرارداد نمبر 3 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	16
6	باضابطہ شُدہ تحریک التواء نمبر 2 بابت نیٹو فورسز کی جانب سے خیبر ایجنسی میں شدید بمباری پر دو گھنٹے عام بحث۔	28

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 14 ر نومبر 2008ء بمطابق 15 ر ذیقعد 1429ھ بروز جمعہ بوقت صبح گیارہ بجکر بیس پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

رَبَّنَالَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ج رَبَّنَاوَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَه، عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِه ج وَاعۡفُ عَنَّا وقفه وَاغۡفِرۡلَنَا وقفه وَارۡحَمۡنَا وقفه اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَo صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمِ ط

﴿پارہ نمبر۳سورۃالبقرہ آیت نمبر ۲۸۶﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما! اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر! تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔ وَمَاعَلَیۡنَا اِلَّاالۡبَلَاغ ط

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ Asad Baloch Minister Agriculture,is on a point of order.

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب اسپیکر! ہر وقت اسمبلی میں اس سلسلے میں ہم اپنا احتجاج کرتے چلے آرہے ہیں لیکن کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے۔ ایف سی کا بلوچستان میں جو رول ہے وہ عوام دشمن ہے basically ان کا جو رول ہوتا ہے عوام کے لیے ان کی بہتری کے لیے یا کئی سے کوئی عوام کے خلاف کسی اسٹیٹ کی جانب سے کسی طاقتور قوت کی طرف سے یلغار ہو تو یہ عوام کا تحفظ کریں لیکن ہم دیکھ رہے ہیں

کہ ہروقت بلوچستان کے غریب لاچار عوام پر یہ اپنی طاقت استعمال کررہی ہے انہی عوام کے ٹیکسوں سے یہ تنخواہ لیتے ہیں زندگی کی جتنی بھی آسائش ہیں وہ ان کو مل رہی ہیں میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں بہت معزز اسمبلی کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں پنجگور میں بی این پی عوامی کے ایک ورکر کو جس کا نام سرور ہے اور وہ ٹیچر ہے اٹھا کر تین دن سے ایف سی کیمپ میں انہوں نے رکھا ہے ان کو مار رہے ہیں ان کی چیخ کی آواز اس لیے لوگوں نے سنی ہے کہ بازار وہاں سے نزدیک ہے اس لیے وہاں تک پہنچ پارہی ہے یہ کہاں کا قانون ہے اور کہاں کا انصاف ہے جناب اسپیکر صاحب! اگر کسی نے کوئی جرم کیا ہے پولیس ایف آئی آر اسکے خلاف چاک کریں اس کو پولیس کے حوالے کریں ملک میں کورٹ ہے لیکن یہ جو انہوں نے طریقہ اپنایا ہے ہر وقت ہم یہاں بولتے آرہے ہیں کوئی سننے والا نہیں ہے یہی ظلم اور زیادتیوں کو دیکھتے ہوئے بلوچستان کے عوام پہاڑوں پر نکلے ہیں اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم سمجھتے ہیں ایف سی تو بجا ہے بلوچستان کے ماحول کو جو پولیٹیکل گورنمنٹ ڈیموکریسی گورنمنٹ اس وقت جو کوشش کررہی ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ سلسلہ مزید خراب ہوگا مہربانی کرکے آئی جی ایف سی کو بلائیں کہ یہ حرکتیں ایف سی کیوں کررہی ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے اسد بلوچ صاحب! آپ کی بات on record آ گئی ہے اب بھی ہم نے آئی جی ایف سی سے بات کرنے کی کوشش کی تھی وہ کانفرنس میں تھے اجلاس کے بعد ہم دونوں ان سے بات کریں گے کہ اصل حقائق کیا ہیں۔

میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب اسپیکر صاحب! آپ کی مہربانی۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات، شیخ جعفر مندوخیل صاحب! But Minister is not on ground, Minister S&GAD.

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب! میں بات کرنا چاہوں گا اگر آپ اجازت دیں؟

Mr.Speaker: You are on point of order?

Sheikh Jafar Khan Mandokhail: Yes I am on the point of order. سر! آپ اگر اسمبلی کی تعداد دیکھیں اس میں وزراء کی تعداد دیکھیں 53-52-54 about

جناب اسپیکر: 45 ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اور سر! آگے مشیر وغیرہ دوسرے تیسرے شامل کر کے اور دلچسپی دیکھ لیں آپ ان کی فرسٹ فلور ہم تین چار آدمی بیٹھے ہوئے تھے جناب! آپ اسمبلی کو چیف منسٹر صاحب کو سمجھائیں کہ اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ہماری جمہوریت کا محور اسمبلی ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل آپ کی بات درست ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: اسی اسمبلی سے حکومت نکلتی ہے اسی اسمبلی سے cabinet نکلتی ہے ہم خود کہتے ہیں کہ تمام چیزیں اسمبلی میں لائی جائیں کیونکہ معزز ممبران even گورنمنٹ اس میں اتنی دلچسپی نہیں لیتی ہے وہ افسوس ناک بات ہے اس کے بعد اگر آپ دیکھیں وہ concerned وزراء جن کے آج سوالات ہیں ان کو آج جواب دینا ہے منسٹر پی این ڈی منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی ان کی غیر موجودگی بھی تشویش کی بات ہے۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے سرکار کی ذمہ داری ہے کہ اسمبلی کی عزت احترام وقار کا خیال رکھیں یا کورم پورا ہو بزنس ہو بہرحال آپ کی بات بجا ہے اور تقریباً اس اسمبلی میں پوری اسمبلی گورنمنٹ میں ہیں تو وزراء صاحبان بیٹھیں مجھے اُمید ہے کہ آپ کا point وزیر اعلیٰ تک ضرور پہنچائیں گے صادق صاحب! ایک سیکنڈ جعفر صاحب آپ کے جو سوالات ہیں ہم کچھ دیر کے لیے ان کو ڈیفر کرتے ہیں اگر concerned منسٹر صاحبان آجاتے ہیں اتنی دیر میں ہم دوسری کارروائی چلاتے ہیں جب تک وزراء صاحبان آجائیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب والا! اسپیشلی محکمہ پی اینڈ ڈی اگر آپ اسمبلی کا ریکارڈ دیکھیں۔ جس نے share of the government لے گیا اس نے آج تک یہ تکلیف نہیں کی پچھلے پانچ سال میں بھی کسی سوال کا جواب دینے کی کوشش نہیں کی اب بھی نہیں دے رہے ہیں میرے علم میں آیا ہے کہ ایک ایڈیشنل سیکرٹری جس نے سوالات کے لیے نیچے لیٹر لکھا ہے نام بھی میں بتادوں گا کہ سوالات کے جوابات کے لیے concerned کو لکھیں اگر حکومت کا اسمبلی کے بارے میں یہ رویہ ہوگا تو اس اسمبلی کا وقار کیا رہ جائے گا۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب! آپ کی بات بالکل بجا ہے چیمبر میں بیٹھ کر کچھ وزراء صاحبان بیٹھ کر کے ہم اس چیز کو کرتے ہیں کہ جی اسمبلی میں جو بھی کارروائی ہوتی ہے اس کو اہمیت دی جائے صادق صاحب! آپ کچھ کہہ رہے تھے؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر! جعفر مندوخیل صاحب نے جن چیزوں کی نشاندہی کی کیونکہ جس اسمبلی میں تمام issues پر بات ہوافسوس کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے وزراء کی اور اراکین اسمبلی کی عدم دلچسپی پر۔ لہذا کورم بھی پورا نہیں ہے اجلاس کو ملتوی کیا جائے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب کورم گن لیں؟

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): 18 ہیں کورم پورا ہے۔

جناب اسپیکر: 18 ہیں کورم پورا ہے کارروائی چلاتے ہیں سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): ممبر اسمبلی محترمہ ثمینہ رازق صاحبہ ناسازی طبیعت کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتیں انہوں نے رخصت کے لیے درخواست دی ہے۔

میر قمبر علی گچکی صاحب وزیر حیوانات نے تااختتام اجلاس رخصت کی درخواست دی ہے۔

مسٹر ظہور احمد بلیدی صاحب وزیر جی ڈی اے کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

سید مطیع اللہ آغا صاحب ڈپٹی اسپیکر کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر ظفر اللہ خان زہری صاحب وزیر داخلہ اسلام آباد میں ہونے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر امان اللہ نوتیزئی صاحب وزیر ٹرانسپورٹ کوئٹہ سے باہر ہیں۔ آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب محمد خان طور صاحب وزیر بہبود آبادی سرکاری دورے پر کراچی گئے ہوئے ہیں وزیر موصوف نے

آج کی اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب! میں تو کہتا ہوں کہ ایک دن کے لیے اگر نا منظور کریں تو بہتر ہے تا کہ کم سے کم ان کو احساس ہو Two third of the Assembly اسمبلی درخواست بھجوا دیتے ہیں کہ ہماری رخصت کی درخواست منظور کر لیں یہ کبھی بھی نہیں ہوا ہے اسمبلی کی ایک روایت رہی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصت منظور ہوئی)

شیخ جعفر خان مندوخیل اپنی تحریک التواء نمبر 3 پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر 3

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب اسپیکر! میں اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ 29/اکتوبر 2008ء کو بلوچستان بھر میں بالعموم ضلع زیارت کے علاقے واو، ورچوم، کان بنگلہ گوگی، کواس، چنہ اور ضلع پشین بالخصوص سخت متاثر ہوئے جبکہ بین الملک اور بیرونی ادارے جو خطیر امداد دے رہے ہیں کوئٹہ اور صوبہ کے دیگر علاقوں کے لوگ وہاں منتقل ہو کر وہ امداد حاصل کر رہے ہیں جس سے متاثرین کی حق تلفی ہو رہی ہے بلکہ مقامی آبادی چوری، ڈکیتی کی وجہ سے خوف کا شکار بھی ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التواء پیش ہوئی۔ جعفر صاحب! آپ اس کی admissibility پر کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ 1935ء کے بعد بلوچستان میں سب سے بڑی یہ قدرتی آفت آئی ہے تمام قدرتی آفات میں سے۔ جو قدرت کی طرف سے ہے یہ تو یقینی بات ہے ہماری طرف سے نہیں ہے کسی اور کی طرف سے نہیں ہے لیکن جب بھی کوئی قدرتی آفت آتی ہے حکومت وقت پر اور وہاں کے لوگوں کے اوپر ان کی امداد کرنا سب کا فرض ہوتا ہے یکم تاریخ کو میں

نے وہاں کا دورہ کیا ہے جو وہاں کی حالت دیکھی ہے انتہائی بری حالت تھی ایک ہی گھر سے اکیس افراد مارے گئے ہیں یا شہید ہوئے ہیں تین سو سے زیادہ آدمی اس میں مرے ہیں حکومت تو کم کہہ رہی ہے اور بے انتہا لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں آپ نے بھی خود دورہ کیا ہو گا ہماری اسمبلی کے ممبران اور منسٹر صاحبان نے دورہ کیا ہوگا انہوں نے بھی اس نیک کام میں حصہ لیا ہے ان کے اوپر اس وقت انتہائی بری حالت تھی اس کے بعد ہم آئے حکومت کو کہا ہے اس میں خصوصی طور پر چیف منسٹر صاحب نے دلچسپی لی ہے گورنر صاحب نے اس میں خصوصی دلچسپی لی ہے اور ایک بیوروکریٹ چیف سیکرٹری صاحب نے اس میں کافی کام کیا ہے۔تو کافی حد تک جتنی کوشش ہوسکتی تھی میں سمجھتا ہوں جتنی مدد ان کی ہوسکتی تھی کی گئی ہے لیکن اب بھی ایسے علاقے ہیں جہاں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ آج آپ اخبار میں پڑھے ہیں کہ سردی سے کچھ بچے مرے ہیں یا لوگ بیمار ہوئے یا ان ایریاز میں جدھر ابھی تک لوگ نہیں پہنچ سکے ہیں ایسے بھی بعض علاقے ابھی تک ہیں۔ان تک پہنچنا چاہیئے اس کے لئے عالمی ادارے خصوصی طور پر سعودی عرب نے امداد دی ہے صوبہ پنجاب،صوبہ سندھ،صوبہ سرحد اور دیگر باہر کے ممالک نے کافی امداد دی ہے یہاں کے ایم پی اے، وزراء اور پارٹیوں نے دی ہے وہاں ان کی جو ترسیل ہورہی ہے ایک تو اس کو ٹرانسپرنٹ بنانے کی ضرورت ہے یہ مکمل طور پر ٹرانسپرنٹ انصاف کے مطابق ہو۔اس جگہ پر میں پاک فوج کی بھی تعریف کرتا ہوں کہ انہوں نے کافی کام کیا ہے میں جب وہاں گیا تھا لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ آئے ہیں اور انہوں نے ہمیں بڑی ترتیب سے اور حساب سے یہ چیزیں دی ہیں کیونکہ وہ ایک آرگنائز ادارہ ہے انہوں نے یہ امداد دی ہے دیگر این جی اوز اور ادارے جنہوں نے امداد دی ہے یہ کافی تعریف کی بات ہے اس کے بعد اتنی جب امداد ہے ہمارے ملک صوبے کی بدقسمتی جہاں لوگ خیر کے لئے پہنچتے ہیں امداد کے لئے پہنچتے ہیں تو کئی لوگ لوٹ مار کے لئے بھی پہنچ جاتے ہیں۔اس دن بھی میں نے چیف سیکرٹری صاحب کے ساتھ بات کی تھی میری ایک ٹیم اس ماہ کی سات تاریخ کو گئی تھی وہاں یہ امداد وغیرہ تقسیم کررہی تھی انہوں نے کہا کہ لوگوں کے پاس کافی حد تک چیزیں پہنچ گئی ہیں لیکن ابھی باہر سے جو لوگ گئے ہیں وہاں پر ٹینٹ لگالئے ہیں تاکہ انہیں بھی امداد ملتی رہے کوئٹہ سے گئے ہیں کچلاک سے گئے ہیں دوسرے علاقوں سے گئے ہیں انہی متاثرین میں شامل ہوگئے ہیں وہ بھی وہاں امداد بھی وصول کررہے

ہیں اوران متاثرین کولوٹ بھی رہے ہیں ایک مولانا صاحب جس کا میں آپ کو نام بتا سکتا ہوں اس کے گھر میں گیا بھی تھا اس کے گھر میں کچھ اموات ہوئی تھیں اسکے گھر میں نے فاتحہ بھی دی تھی جس کا گھر مکمل گرا ہوا ہے اس کو بھی معاف نہیں کیا ہے کوئی پچاس ہزار روپے اس کے گھر سے بھی لوٹ کر لے گئے ہیں اوراس کے علاوہ کئی اور وارداتیں ہوئی ہیں تو یہ چیزیں میں اس اسمبلی کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا تاکہ اسمبلی کو معلوم ہو وہ دیکھیں اس پر بحث کریں اور جو ممبران، وزراء ہیں جنہوں نے دورے کئے ہیں وہاں اس نیک کام میں حصہ لیا ہے ان کے پاس بھی فیڈ بیگ آتے ہیں یہ چیزیں اس اسمبلی میں بحث کرلیں تاکہ دیکھیں صوبے میں دوسری بڑی آفت جو ہے اس کو ہم بااحسن طریقے سے نمٹالیں۔ میں نے حکومت کی کارروائی کو تو کافی قابل تعریف سمجھا ہے اور کہا ہے۔لیکن جتنی بھی تعریف کرلے میں سمجھتا ہوں اس میں پھر بھی کمی رہ جاتی ہے اس میں بڑا مسئلہ یہ تھا۔

<u>جناب اسپیکر:</u> جی منسٹر ڈیزاسٹر آپ حکومت کا موقف بیان کریں گے؟

<u>بابو رحیم مینگل (وزیر ٹورازم و PDMA):</u> میں نے اس دن بھی اجلاس میں یہ بتایا تھا کہ میں ڈیزاسٹر ہوں منیجمنٹ نہیں ہوں ۔لیکن حکومت کی طرف سے یہ ہے کہ اس نے ادھر بہت کچھ کیا ہے خاص کر پی ڈی ایم اے کے حوالے سے میں یہ کہتا ہوں ۔ پی ڈی ایم اے کے پاس جتنا بھی راشن آیا ہے،ہم نے تقسیم کیا ہے اس کی تفصیل تو اس وقت میرے پاس نہیں ہے یہ ساری امداد وہاں پہنچ گئی ہے میرے نالج کے مطابق جتنا بھی سامان آیا ہے وہاں کے تمام لوگوں تک پہنچ گیا ہے اگر ایک آدھ تک نہیں پہنچا ہے میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن حکومت کی طرف سے بہت کچھ ہو رہا ہے جیسا کہ جعفر صاحب نے فرمایا ہے لوگ باہر سے جا رہے ہیں اس کے لئے حکومت کا فرض بنتا ہے کہ جو باہر کے لوگ ہیں ان کو وہاں مت چھوڑیں ۔ جو آفت زدہ لوگ ہیں ان کی حق تلفی نہ ہو اور حکومت اس کے لئے سب کچھ کر رہی ہے شکریہ۔ جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر:</u> منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں ڈیزاسٹر تو خدا کی طرف سے ہے آپ منیجمنٹ بھی اپنے پاس لینے کی کوشش کریں اور کوشش کریں جو جعفر صاحب نے پوائنٹ پیش کئے ہیں ان کا تدارک ہو اور حق داروں کو یہ چیزیں ملیں اور کام ٹرانسپر نٹ ہو۔

جناب اسپیکر: جی۔

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جناب اسپیکر! ڈیزاسٹر بلوچستان میں کسی وقت بھی آ سکتی ہے لیکن اس کا منیجمنٹ کچھ بھی نہیں ہے اس کے لئے یہ ایوان کوشش کرے کہ ڈیزاسٹر کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے دے اس طرح کب تک ہم یہ امداد کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: او کے۔ جعفر صاحب! منسٹر صاحب کی طرف سے حکومت کا یہ موقف آ گیا ہے۔ کیا آپ اس تحریک التوا کے جواب سے مطمئن ہیں؟ کیونکہ آپ خود بھی حکومت کی کارروائیوں کا کہہ رہے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میں نے اپنی تقریر میں بھی اطمینان ظاہر کیا تھا لیکن کافی ڈیٹیل آنا باقی ہے۔ تمام ممبران اپنا موقف پیش کر دیں۔ اس میں جو این جی اوز کام کر رہی ہیں ان کے نام افراد کے نام آ جائیں۔ میں اور گورنر صاحب وہاں کل بھی گئے تھے کسی دوست کے پاس۔ وہاں ہڑتال تھی روڈ بلاک تھی لوگ پھر ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے کہا خانوزئی کے پاس جو علاقہ دلسورہ ہے۔ اس یونین کونسل کو حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی امداد نہیں ملی ہے انہوں نے روڈ بلاک کی تھی میں چاہتا ہوں کہ یہ تمام چیزیں نوٹس میں آ جائیں یہ میرا کوئی پرسنل معاملہ نہیں ہے اگر اس کے لئے کوئی ٹائم رکھیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں آپ اس اسمبلی کے نوٹس میں یہ چیزیں لے آئے ہیں اور آنریبل منسٹر کو بھی کہا ہے یہ تمام چیزیں پریس میں بھی آئیں گی۔ پوائنٹ ہائی لائٹ ہو گیا ہے یقینی طور پر حکومت اس پر ایکشن لے گی۔ اس رولنگ کے تحت یہ تحریک التواء نمٹائی جاتی ہے۔

میں ایک انفارمیشن اس ہاؤس کو دے دوں اس کے بعد میں فلور آپ کو دیتا ہوں منسٹر صاحب آپ تشریف رکھیں گزشتہ اجلاس میں سردار ثناء اللہ زہری صاحب کی طرف سے ایک قرارداد متفقہ طور پر اس ہاؤس نے منظور کی تھی۔

Regarding the reinstatement of 95 employees of Sui Southern Gas and PPI. تو مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ،

We have been informed. کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بلوچستان اسمبلی کی قرارداد کا احترام کرتے ہوئے ان تمام ملازمین جن میں افسران اور ورکرز تمام کو بحال کر دیا ہے۔ ہم شکر گزار ہیں میں اس

ایوان کی طرف سے وزیراعظم اور صدر پاکستان کا شکرگزار ہوں اور ساتھ وزیراعلیٰ نواب رئیسانی صاحب کی کوششوں سے یہ ممکن ہوا ہے۔اور جو ہم نے یہ قرارداد پاس کی ہے اس کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ٹیک اَپ کرنے میں ہمارے چیف سیکرٹری صاحب نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ہم شکرگزار ہیں۔

<u>میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات)</u>: جناب! پیپلز پارٹی، صدر پاکستان کا اہم کردار ہے اس کا بتائیں؟

<u>جناب اسپیکر</u>: میں نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ صدر پاکستان، وزیراعظم صاحب، وزیراعلیٰ صاحب، اور سرکاری لیول پر ہمارے چیف سیکرٹری صاحب کا اہم رول ہے کہ انہوں نے قرارداد کا احترام کیا ہے اور گورنر صاحب نے بھی، تمام لوگوں نے اس میں اہم رول ادا کیا ہے۔ We appreciate their efforts. جی۔

<u>جناب جعفر جارج</u>: جناب! مجھے پہلے موقع دے دیں۔ جناب! مینارٹی کی منسٹری، بغیر ہمیں اعتماد میں لئے پیپلز پارٹی کو اعتماد میں لئے بغیر ہمارے ایک معزز رکن کو دی گئی ہے جس پر ہم مکمل پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے احتجاج کرتے ہیں۔اور واک آؤٹ کر رہے ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اس حکومت کی یہ دوغلی پالیسی ہے۔یہ جو کارروائی کر رہی ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: جعفر صاحب! یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔یہ آپ کی پیپلز پارٹی کا اندرونی معاملہ ہے آپ وہاں اپنی کیبنٹ میں اس کو ڈسکس کریں۔اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ میں اس کو ڈسکس کریں۔شکریہ!

<u>جناب جعفر جارج</u>: ہم پیپلز پارٹی کے ارکان اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر جعفر جارج اور کچھ ممبران واک آؤٹ کر گئے)

<u>جناب اسپیکر</u>: جی نواز صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

<u>شیخ جعفر خان مندوخیل</u>: جناب! اگر جعفر جارج اور ممبران کو منگوالیں تو بہتر ہے۔

<u>جناب اسپیکر</u>: آپ اور اسد صاحب جائیں اور ان کو لے آئیں۔

<u>حاجی محمد نواز (وزیر بی ڈی اے)</u>: جناب! کورم پورا نہیں ہے؟

Mr.Speaker:You are the Minister & you are pointing out qorum. It is very strange.

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب کورم کی گنتی کریں۔کورم کی گھنٹیاں بجائیں۔نواز صاحب! آپ بیٹھیں۔ کارروائی نہیں ہورہی ہے جب کورم پورا ہوگا تو بات کریں۔

جناب جعفر جارج: کورم پورا نہیں ہے؟

جناب اسپیکر: آپ منسٹر ہیں کورم پوائنٹ آؤٹ کررہے ہیں.It is very strange کیا کریں سیکرٹری صاحب گنتی کریں۔کورم پورا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔اجلاس کی کارروائی بیس منٹ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی گیارہ بجکر پچاس منٹ پر بیس منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی۔اجلاس دوبارہ بارہ بجکر پندرہ منٹ پر زیرصدارت جناب اسپیکر محمد اسلم بھوتانی شروع ہوا)

غیر سرکاری قرار دادیں

جناب اسپیکر: میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنی قرارداد نمبر 1 پیش کریں۔

قرارداد نمبر1

میر ظہور حسین خان کھوسہ: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اس جدید دور میں بجلی ڈیرہ اللہ یار اور گردونواح جس کی آبادی تقریباً تین لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے کی اہم بنیادی ضروریات کو پوری نہیں کرسکتی ہے جبکہ دوسری جانب ڈیرہ اللہ یار کا شمار صوبہ کے گرم ترین علاقوں میں ہوتا ہے اور موسم گرما میں درجہ ءحرارت 52 سنٹی گریڈ سے تجاوز کرجاتا ہے لہٰذا دریں حالات خالصتاً عوامی مشکلات کے ازالہ کے پیش نظر ڈیرہ اللہ یار میں ایک لاکھ 32 ہزار کے وی کا حامل گرڈ اسٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 1 پیش ہوئی۔محرک اس کی admissibility پر آپ اگر بولنا چاہیں؟ جی اسفندیار صاحب آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب اسفندیار خان کاکڑ: جناب اسپیکر صاحب! میرا پوائنٹ اس طرح سے تھا کہ میں زلزلہ زدگان کے

بارے میں کچھ کہنا چاہتا تھا۔

جناب اسپیکر: نہیں اسفندیار پلیز اس پر بات ہوگئی ہے اور اب قرارداد پر بات ہورہی ہے۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ: ٹھیک ہے جناب!

جناب اسپیکر: جی ظہور صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! جب ڈیرہ اللہ یار کی تھوڑی سی آبادی تھی اس وقت ایک گرڈ اسٹیشن بنایا گیا تھا اب اس کی تین لاکھ آبادی ہوگئی ہے اور گرمیوں میں وہاں تین تین گھنٹے بجلی نہیں ہوتی ہے اس لئے یہ قرارداد میں نے اس اسمبلی میں پیش کی ہے اور وفاق سے سفارش کرنے کے لئے کہا ہے کہ وہاں پر ایک لاکھ 32 ہزار کے وی کا ایک گرڈ اسٹیشن قائم کیا جائے یا پھر اوچ پاور پلانٹ سے ایک لائن لاکر وہاں پر ایک گرڈ اسٹیشن قائم کیا جائے کیونکہ وہاں کے لوگوں کو بڑی تکلیف ہے یہ ایوان اس قرارداد کو منظور کرے تاکہ وفاق سے گرڈ اسٹیشن قائم کرنے کی سفارش کی جائے۔ تاکہ وہ ایک گرڈ اسٹیشن قائم کرے۔

جناب اسپیکر: منسٹر اریگیشن آپ حکومت کا موقف پیش کریں گے؟ کیا صادق صاحب! آپ حکومت کا موقف پیش کررہے ہیں۔ کیا آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ اچھا جی آپ بولیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! معزز رکن میر ظہور حسین صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس قرارداد کی میں مکمل حمایت کرتا ہوں اور اس میں یہ بھی درخواست ہے کہ ڈیرہ اللہ یار اوستہ محمد یہ سارا ایک ہی علاقہ ہے 52 ڈگری وہاں پر گرمی ہے وہاں اکثر علاقہ اندھیرے میں ڈوبا رہتا ہے یہ ایک زرعی علاقہ ہے اس زرعی علاقے میں آج کے جدید دور میں بارہ بارہ چودہ چودہ گھنٹے بجلی بند رہتی ہے اور آج بھی چودہ گھنٹے بجلی بند ہے وہاں زراعت تباہ ہورہی ہے زمیندار کو نقصانات اٹھانا پڑتے ہیں اس میں ڈیرہ اللہ یار کے ساتھ ڈیرہ مراد جمالی اور اوستہ محمد کو بھی شامل کیا جائے۔ اور اس قرارداد میں میرا نام بھی شامل کیا جائے؟

جناب اسپیکر: سن لیا۔ جی منسٹر لوکل گورنمنٹ!

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جناب اسپیکر صاحب! اس سلسلے میں میں ایک اور بھی بات آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں۔ ڈیرہ اللہ یار اور اوچ پاور پلانٹ کا مسئلہ یہ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن ہمارا شہر

ژوب بھی چوبیس گھنٹے تک تاریکی میں ڈوبا رہتا ہے اس کے علاوہ مزید وہاں پر لوڈ شیڈنگ ہے کوئی شنوائی نہیں ہے وہاں جو حالت ہے زراعت تباہ ہو رہی ہے لوگوں کا روزگار نہیں ہو رہا ہے وہاں سردی منفی دو پر چلی گئی ہے لیکن بجلی نہیں دی جاتی ہے۔ لوڈ شیڈنگ کی جا رہی ہے گرمی کے موسم میں بھی وہاں لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور سردیوں میں بھی، اس طرح کیوں ہے؟

جناب اسپیکر: او کے۔ جی منسٹر آئی ٹی بول رہی ہیں۔

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): میں اس پر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اسمیں جھل مگسی کو بھی شامل کیا جائے وہاں پر بھی یہ مسئلے ہیں۔ جیسے دوسرے ممبران فرما رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی اب میں منسٹر کا موقف سن لوں۔ No point of order قرار داد پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ہے۔ اس پر بحث ہو رہی ہے۔ جی۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب! ہم اس قرارداد کی مخالفت نہیں کریں گے کہ ایک لاکھ 32 ہزار کے وی کا گرڈ اسٹیشن بنایا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس وقت بجلی کہاں ہے میں خودرات کو سینٹ میں وزیر اعظم صاحب کی تقریر سن رہا تھا انہوں نے کہا کراچی کے سوا باقی تمام پاکستان میں لوڈ شیڈنگ زیرو ہے۔ میں آپ کو یہ بتا دوں میں اپنے بلوچستان کی بات کرتا ہوں کہ جیسے بشر دوست صاحب نے بتایا ہے کہ بلوچستان میں اٹھارہ سے لے کر بیس گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ لیکن بتایا جا رہا ہے کہ یہاں لوڈ شیڈنگ نہیں ہے کیسکو والے کہتے ہیں کہ چھ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے اس وقت کوئٹہ کے علاوہ دیگر تمام علاقوں میں اٹھارہ سے بیس گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ ہے ابھی زمینداری کا ٹائم ہے گندم کی بوائی کا وقت ہے ہمارے زمیندار مشکلات میں ہیں میں اس کی مخالفت نہیں کرتا ہوں لیکن یہ کہتا ہوں کہ پہلے ذرائع تلاش کر کے بعد میں اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی حبیب صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر پی۔ واسا): جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ بلوچستان میں بجلی نہیں ہے میں نے اس کے متعلق پہلے بھی اسمبلی میں کہا تھا بلوچستان کے لئے ایرانی بجلی منگائی جائے جو بارڈر علاقے میں خاران، مکران اور پورے بلوچستان میں اس کی توسیع کی جائے۔

اس کا یہ حل ہے ورنہ جو پاکستان میں ڈیم بنتے ہیں اس میں کئی سال لگ جائیں گے اور بجلی یہاں روز بروز کم ہوتی جائے گی اس میں بہتری کی امید نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اوکے۔ اچھا ظہور کھوسہ صاحب! یہ آپ کی جو قرارداد ہے اس میں صادق صاحب بھی شامل ہونا چاہتے ہیں اور جیسا کہ معزز ممبر صاحب نے فرمایا ہے وہ اس کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں لیکن ان کا فرمانا ہے کہ بجلی بالکل نہیں ہے اگر ہم قرارداد پاس بھی کر دیں گے تو بہتر ہے منسٹر صاحب کی سربراہی میں جو واپڈا کے حکام ہیں ان سے بات چیت کی جائے ۔ پھر ہم اس قرارداد کو لے آئیں۔ shall I put it for vote.

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! اس قرارداد کو پاس کیا جائے اور کیسکو سے بات بھی کی جائے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی وبرقیات): جناب! ہم پہلے کیسکو سے بات کر لیں کہ وہ بجلی دے سکتی ہے اگر وہ دے سکتی ہے تو پاس کریں ورنہ گرڈ اسٹیشن بڑھانے سے تو بات نہیں بن سکتی ہے۔ وہ تو صرف اس کی تقسیم کرتا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جیسے ہمارے وزیر محمد اسلم بزنجو صاحب نے کہا ہے آپ کیسکو کے آفیسران کو بلائیں اور بات کریں اور ہم سب بات کریں کہ اس کو کیسے فیزیبل بنایا جا سکتا ہے تاکہ جہاں 52 ڈگری گرمی ہے وہاں آپ کیا سہولت دے سکتے ہیں بعد میں یہ صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے ہم ایک پارلیمانی وفد بنا کر ان کے ساتھ بات بھی کر سکیں۔

جناب اسپیکر: جی اسفندیار!

جناب اسفندیار خان کاکڑ: جناب! میں اس قرارداد کے حوالے سے جیسے ظہور حسین صاحب نے کہا ہے کہ مزید کوئی فنڈ ملیں کو یت فنڈ سے مزید گاؤں دے رہے ہیں کئی علاقوں میں کام ہو چکے ہیں کئی ممبر صاحب اسکیمیں دے چکے ہیں لیکن پہلے والے گاؤں کو بجلی نہیں ملی ہے۔ مزید گاؤں میں بجلی کی ضرورت ہو گی اور اس وقت بجلی کا بہت برڈن ہے تو اس کا جناب! کیا حل ہو گا؟ جو فنڈ دیئے گئے ہیں اس سے بجلی آئے گی اگر حالات اسی طرح رہے اور جیسے یہ فرما رہے ہیں کہ اس پر دو سال مزید لگیں گے۔

جناب اسپیکر: ظہور صاحب! consensus یہ بن رہا ہے کہ پہلے بات کی جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: قرارداد تو جناب! پہلے پاس کرلیں۔

جناب اسپیکر: اوکے۔منسٹر صاحب!.Shall I put it for vote جی شاہنواز صاحب!

میر شاہنواز مری (وزیر کھیل وثقافت): جناب! یہ جو ایک لاکھ 32 ہزار کے وی کا گرڈ اسٹیشن کہہ رہے ہیں یہ تو بجلی نہیں دیتی ہے۔ چالیس سے لے کر پچاس کروڑ روپے اس پر لگیں گے جب آپ کے پاس بجلی نہیں ہے تو آپ صرف فیڈر لے کر کیا کریں گے اس کا بہتر حل یہ ہے سب سے پہلے فیزبلٹی دیکھی جائے کیسکو سے پوچھا جائے تفصیل منگائی جائے پھر اس قرارداد کو بعد میں پاس کیا جائے اس کا تو فائدہ نہیں ہے۔ہم ایسے بولیں کہ آسمان سر پر اٹھائیں یہ تو نہیں ہے۔

Mr.Speaker:I shall put it for vote. Who are in favour ? raise their hand , and who oppose it raise their hand .

(قرارداد اکثریت رائے سے منظور ہوئی)

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب آگئے ہیں پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ پی اینڈ ڈی کے سوالات ہیں جی ۔جعفر صاحب اپنی قرارداد نمبر 3 پیش کریں لیکن اس سے پہلے منسٹر صاحب آگئے پی اینڈ ڈی کے اب سوالوں کو ہم نے معطل کیا تھا کہ منسٹر صاحب آجائیں سینئر منسٹر صاحب پی اینڈ ڈی کے سوالات ہیں آج۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: سوال کا جواب نہیں دے سکتے ہیں آپ کہتے سینئر۔Question No 23۔

جناب اسپیکر: ایس اینڈ جی اے ڈی منسٹر صاحب نہیں ہیں۔پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔جی منسٹر صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! میں تو ابھی اسلام آباد سے آرہا ہوں لہٰذا اس کو مؤخر کردیں ویسے سوالات کے جواب موصول نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب! سوالوں کے جواب نہیں آئے ہیں منسٹر صاحب آپ مہربانی کریں مجھے پتہ ہے کہ آپ اسلام آباد سے آرہے ہیں لیکن آپ اپنے محکمے کو ہدایت دیں کہ 17 تاریخ کیلئے سوالات رکھ

لیں،17 تاریخ کوسوالات کے جواب اسمبلی میں آجانے چاہیئے تاکہ دودن میں پرنٹ ہوکے ایجنڈا میں شامل ہواور پی اینڈ ڈی کے سوالات 17 تاریخ کے اجلاس میں رکھیں۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): پوائنٹ آف آرڈر؟

جناب اسپیکر: جی۔

جناب شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بات یہ ہے کہ کل مجھ پر ہاؤس میں بڑا غصہ ہوا کہ آپ کے سوالات نہیں آتے اُس میں مولانا صاحب بھی شامل تھے تمام حضرات شامل تھے آج جعفر خان مندوخیل صاحب کیوں خاموش ہیں براہِ مہربانی آج وہی language وہی words وہی چیزیں استعمال ہونی چاہئیں۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب 17 تاریخ کے لئے پی اینڈ ڈی کے سوالات ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں نے بات نہیں کی ہے مجھے بات کرنے دو اگر آپ یہ تاریخ ان کو بتادیں کہ محکمے کو کب یہ سوالات بھیجے گئے تو اس سے پتہ لگے گا کہ آج کا اسلام آباد کا یہ trip سوالات کے جوابات کیساتھ relevant نہیں ہے کیونکہ جو میرے علم میں چار مہینے پہلے یہ سوالات بھیجے گئے ہیں اگر تین چار مہینے میں یہ اتنا نااہل محکمہ ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتا ہے کہ اس کے اوپر 17 تاریخ کو بھی کوئی توقع نہیں ہے بلکہ اسمبلی کا بھی اُن لوگوں پر اعتماد نہیں ہے پہلے بھی پی اینڈ ڈی کے محکمے نے جواب نہیں دیئے ہیں If you see the record of the house. اُس میں یہ چیز آتی ہے بلکہ میرے علم میں آیا ہے کہ ایک ایڈیشنل سیکرٹری نام بھی میں اُن کا بتا سکتا ہوں کہ اُس کو ٹرانسفر کیا گیا ہے کہ آپ نے نیچے والوں سے سوالات کے جوابات کیوں پوچھے اگر اسمبلی کا یا سینئر منسٹر کا یا اُس کے ڈیپارٹمنٹ کا یہ رویہ ہوگا اس اسمبلی کے۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب! ٹھیک ہے سینئر منسٹر صاحب 17 تاریخ کیلئے پی اینڈ ڈی کے سوالات ڈیفر کرتے ہیں 17 تاریخ کو ہونگے اور ایس اینڈ جے ڈی کے منسٹر صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں وہ بھی ہم 17 تاریخ کیلئے ڈیفر کرتے ہیں۔ جی جعفر صاحب اپنی قرارداد نمبر 3 پیش کریں۔

قرارداد نمبر3

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! شکریہ، ہرگاہ کہ بجلی کی روز بروز بڑھتی ہوئی کھپت سے جہاں ملک

شدید بحران کا شکار رہے ۔وہاں صوبے کے 49 فیصد صارفین کو 16 گھنٹے لوڈ شیڈنگ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ 51 فیصد صارفین گھرانے بجلی جیسی بنیادی ضرورت کی نعمت سے یکسر محروم ہیں اس تناظر میں صوبہ بجلی کی پیداوار میں اضافہ نہ صرف ضروری بلکہ ناگزیر ہے ۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے ۔کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ کے سات سوکلومیٹر لمبی ساحلی پٹی جہاں 24 گھنٹے تیز ہوائیں چلتی ہیں، پر ہوائی چکی سے بجلی پیدا کی جائے جو کہ نہ صرف صوبہ میں بجلی کے موجودہ بحران پر کسی حد تک قابوں پانے میں معاون ثابت ہوگی ۔ بلکہ یہ بجلی گیس، تیل اور پانی سے پیدا کی جانے والی بجلی کے مقابلے میں کم لاگت میں بھی پڑ یگی ۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 3 پیش ہوئی ۔جعفر صاحب !اس پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں صرف اتنا کہنا چاہونگا اگر آپ پچھلے آج کے نہیں کافی دو، تین سال سے اگر یہ دیکھیں تو اُس صوبے کا جو سب سے بڑا مسئلہ فنڈز کا رہا ہے یا لاء اینڈ آرڈر کا رہا ہے یا بجلی کا رہا ہے، اس کے اوپر ایوان بھی بولتا ہے اخبار بھی بولتے ہیں اور عوام کے لئے بھی concerned ہے ۔بجلی صوبے میں کم آرہی ہے اُس کی ضرورت زیادہ ہے جب تک بجلی کی ضرورت پوری نہیں ہوگی آمدنی پوری نہیں ہوگی جیسا کہ منسٹر اریگیشن صاحب نے کہا کہ آپ بجلی پہلے لائیں تو پھر اس کے بعد آپ گریڈ اسٹیشن تعمیر کریں یا اس کی ترسیل کریں جب بجلی ہے نہیں تو اس کا کونسا فائدہ ہوگا لہٰذا بجلی ہم کو اُس وقت تک بہتر مل سکتی ہے کہ ہمارے اپنے صوبے میں یہ سب ہمارے صوبے کی بات نہیں یہ ملک کیلئے بھی ہے میں سمجھتا ہوں This is the best area. جہاں آپ کی پن بجلی جو کہتے ہیں وہ پیدا ہوسکتی ہے ونڈ زمل لگائی جاسکتی ہیں آپ نے دیکھا ہوگا پوری دنیا میں ہالینڈ میں دوسری جگہوں پر ہر جگہ جہاں تیز ہوائیں ہوتی ہیں وہاں سب سے priority پر ونڈ زمل لگائی جاتی ہیں کیونکہ ایک تو اس کی پیداوار ٹھیک ہوتی ہے اُس کیلئے کوئی نہ fuel جو اس وقت مہنگا ترین ایٹم ہے نہ گیس نہ دوسرے کی کھپت ہوتی ہے بلکہ اُس سے جو pollution پیدا ہوتی ہے اس سے پوری دنیا متاثر ہوتی ہے وہ بھی نہیں ہوتی اس وقت پوری دنیا پن بجلی کو سب سے اچھا ذریعہ سمجھتی ہے بجلی کی قدرت نے ہمیں بہت بڑی نعمت دی ہے میں سمجھتا ہوں future میں اگر یہ لگ جائیں ہم رائلٹی یا دوسری صورتوں میں صوبے کو آمدن بھی آنی شروع ہوجائیگی

اُس لحاظ سے یہ وقت کی ضرورت ہے جو کہ میں نے قرارداد میں باقاعدہ تفصیل دی ہے کہ 49 فیصد ایریا کو بجلی پہنچا ہی نہیں ہے کل پرسوں میرے شہر میں ہڑتال بھی تھی جلوس بھی تھا جس میں ہم بھی تنقید بن جاتے ہیں کہ ہمارے ممبران صاحبان ہماری گورنمنٹ کیا کر رہی ہے definitely جب عوام نکلتے ہیں تو سب سے پہلے ممبر کیخلاف بات کی جاتی ہے تو یہ تمام مسائل کا حل بجلی کی پیداوار ہے اور نہ صرف ملک کی ضرورت کو پوری کریں بلکہ صوبے کی سب سے پہلے ضرورت پوری کریں۔

Thank you very much.

<u>جناب اسپیکر:</u> منسٹر اریگیشن اینڈ پاور۔منسٹر صاحب کو سن لو، concerned ہیں۔

<u>سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات):</u> بجلی کی پیداوار کیلئے ضروری ہے کہ اگر بلوچستان حکومت نئے مواقع تلاش کرے اُن کیلئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن میں آج افسوس کے ساتھ اس ہاؤس کو بتاتا چلوں گزشتہ پانچ سال، جو آٹھ سال مشرف کی حکومت رہی ہے اُس وقت بلوچستان پر قرضوں کا بوجھ صرف 25 ارب روپے کا تھا لیکن آج مجھے پتہ چلا ہے وہ سوارب روپے ہے شاید میرے معزز ممبروں کو پتہ نہیں ہوگا سوارب روپے آئے یہ پانچ سال میں کہاں گئے اور کونسی ایسی اسکیم جو بلوچستان کے مفاد کیلئے ہیں کچھ نہیں سوارب روپے کا ہم لوگ قرض دار ہیں باہر والوں کا اور یہ سوارب روپے میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی ہے کوئی بجلی کا بہت بڑا کام کیا گیا ہے دو چار بڑے ڈیمز بنائے ہیں جس سے بجلی پیدا ہو کچھ بھی نہیں میں تو حیران ہوں کہ آئندہ یہ حکومت کیسے چلے گی بلوچستان کے جو سوارب روپے وہ تو اپنا پیسہ مانگے گا مفت میں تو نہیں دیا ہے ابھی جو کویت فنڈ ہے جو ایم پی ایز اور ایم این ایز اسکیم دے رہے ہیں اس پر شرح سود سات فیصد ہے ہم لوگ چیخ رہے ہیں کہ یہ فی سبیل اللہ کویت نے نہیں دیا ہے پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں اُن کو شاید پتہ ہوگا سات فیصد ہمیں سود ادا کرنا پڑیگا اور تین سال ہو گئے ہیں ابھی تک شروع بھی نہیں ہوا ہے اس کے لئے پیسوں کی ضرورت ہے اور پیسے کہاں سے ملیں گے مرکزی حکومت کی پوزیشن ہمارے اور آپ کے سامنے ہے اسٹیٹ بینک سے already اوورڈرافٹ بھی چل رہے ہیں باہر کی امداد کی باتیں سوارب روپے ہم لوگ مقروض ہیں میں تو نہیں سمجھتا ہوں گزشتہ یہ دو چار، پانچ سال میں کوئی ایسی اسکیم شروع کریں جس سے ہم بجلی پیدا کر کے اپنے صوبے کے عوام کو

ریلیف دے سکیں میں یہ سمجھتا ہوں سر! جو میں نے آپکو پوزیشن بتائی ہے آپ پی اینڈ ڈی سے پتہ کریں پی اینڈ ڈی کے منسٹر تشریف رکھتے ہیں کہ بلوچستان حکومت پر سود کا کتنا قرض ہے۔ 25 ارب روپے پہلے تھا اور یہ پانچ، چھ سالوں میں سوا ارب روپے ہو چکا ہے اور ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ پیسے کہاں استعمال ہوئے ہیں شاید بعض ممبروں کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ہم پر اتنا قرض ہے میں سمجھتا ہوں قرارداد پاس کرنے میں ہمیں کچھ نہیں ملے گا لیکن قرارداد اُس وقت ہم پاس کرینگے اُس پر عمل ہو اگر قرارداد یہاں صرف ہمیں پاس کرنی ہے اور ڈیسک بجائیں اُس میں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

<u>جناب اسپیکر</u>: اسداللہ بلوچ!

<u>میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت)</u>: جناب! یہ ایک اہم قرارداد ہے نہ صرف ہمارے صوبے بلکہ پورے ملک کا ایک مسئلہ ہے جناب اسپیکر صاحب! جو اسٹیٹ جو ملک بنتے ہیں وہ بنیادی طور پر ہر دس سال یا بیس سال کے لئے پلاننگ اور منصوبہ بندی کر کے ان کو چلاتے ہیں کتنے لوگوں کی اموات ہوتی ہیں کتنے لوگ پیدا ہوتے ہیں datas جمع ہوتے ہیں آنے والے وقت میں ہیلتھ کے لئے کیا رکھتے ہیں ایجوکیشن کے لئے کیا رکھتے ہیں اور بجلی کی مد میں کیا رکھنا چاہیئے لیکن جب سے یہ ملک بنا ہے 61 سال سے transit period پر چل رہا ہے کوئی پلاننگ کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے۔ قدرت نے اس خطے میں اس ملک کو ایسی جگہ بنائی ہے رب العالمین نے بہت سے ایسے مواقع دیئے ہیں ابھی سات سو کلومیٹر جو ہمارا کوسٹ ہے 61 سال سے ایسا پڑا ہوا ہے بجلی کے بحران کے لئے ہم جس طرح ہر جگہ تکلیف سے دو چار ہیں انڈیا سوا ارب کی آبادی کو بجلی دے سکتا ہے ایران کی بجلی اتنی زیادہ ہو چکی ہے انہوں نے پلاننگ کی ہے ہم ان سے بجلی لے رہے ہیں لیکن ہمارے ملک میں کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے۔ ہمیں یاد ہوگا کہ شوکت عزیز جو اس ملک کے وزیر اعظم تھے ان کی سٹیمنٹ کہ سال 2000ء کے آخر میں کوئی ایسا گاؤں نہیں بچے گا جہاں بجلی نہ ہو لیکن شوکت عزیز اپنے پٹھو کندھے پر رکھ کر چلے گئے مسئلے جوں کے توں رہتے ہیں جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے وفاقی گورنمنٹ مانے یا نہ مانے ہم اپنا احتجاج جمہوری طریقے سے ریکارڈ کریں گے اگر ملک کو چلانا ہے تو منصوبہ بندی اس اسٹیٹ کے دائرے میں رہتے ہوئے کریں اگر یہ سلسلہ چلتا رہا جب اس ملک میں بجلی نہیں ہے روزگار نہیں ہے لاء اینڈ آرڈر situation ختم ہے یہ

بڑی بڑی باتیں کرنے والے اور آئی ایم ایف کے پاس جانا کشکول پھیلانا کب تک چلائیں گے xxxxxxxxxxxxxxxxxxxx 61سال بعد ہم بجلی کے لئے رو رہے ہیں۔

Mr.Speaker:No Mr. Asad Sahib!

میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت): جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو بتا دوں آج بھی ہمارے علاقے میں لوگ لالٹین استعمال کر رہے ہیں جبکہ فرانس کے میوزیم میں لالٹین رکھی ہوئی ہے۔ ہم وہی لالٹین استعمال کر رہے ہیں اس ملک نے آج ہمیں کیا دیا۔

جناب اسپیکر: اسد صاحب کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

Asad Sahib you are very part of this country .You have taken oath under the Constitution of Pakistan. No Asad Sahib you have taken the oath under the Constitution of Pakistan. No the words uttered against the State may be expunged.

جناب اسپیکر: جی۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب اسپیکر! یہاں جتنے بھی اراکین اسمبلی ہیں ہم لوگوں نے حلف اُٹھایا ہے اس ملک سے وفاداری کی، آئین کی پاسداری کی میں معزز رکن جو بلوچستان میں اس مخلوق حکومت کا بھی حصہ ہیں اور وفاق میں بھی حصہ دار ہیں کم از کم اس فلور پر ہم آزاد بلوچستان کی جو باتیں کرتے ہیں یہ بالکل قابل مذمت ہیں ہم پاکستان کے حامی ہیں۔

جناب اسپیکر: میں نے اُن کو انکار کر دیا میں نے اُن کے یہ الفاظ--- No Asad Sahib,This is not allowed to speak,No please. This is too much . اسد! آپ نے اس ملک کی وفاداری کا حلف اُٹھایا ہے You are very much sitting in this Assembly,No no you will not be allowed to speak the state

٭ بحکم جناب اسپیکر یہ الفاظ xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx کارروائی سے حذف کئے گئے۔

یہJattak no Please صادق صاحب! یہ بحث ختم ہونی چاہیئے پلیز of Pakistan .

میں نے،صادق صاحب میں نے I have expunged these words uttered by the minister against the state of Pakistan and be condemn that ,No you are not allowed to speak such Asad sorry.

اس پوئنٹ پرنہیں بولیں گے منسٹرفوڈ!

حاجی علی مدد جتک (وزیرخوراک): Thank you جناب اسپیکر! جوآپ نے ہمیں موقع دیا۔

جناب اسپیکر: اس پوائنٹ پرنہیں بولیں گے اوکے جی منسٹرفوڈ صاحب!

حاجی علی مدد جتک (وزیرخوراک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ Thank you جناب اسپیکر! جوآپ نے ہمیں موقع دیا ہم آپس کی بجائے یا اس ملک کے خلاف بولنے کی بجائے ہم اس چوراس کرپٹ افسران کے خلاف یہاں بات کریں جو کہ آپ کو معلوم ہے کہ بی ڈی اے کا ایک بہت بڑا مگر مچھ فاروق جس نے کوئٹہ کے شہریوں کے اربوں روپے لوٹ کرلے گیا۔

جناب اسپیکر: منسٹرفوڈ! پلیز میں آپ کو تھوڑا اسمبلی کا بتاؤں The name of any one you can not mention. جو یہاں deffend کرنے کے لئے نہیں ہے ۔ Any person who can not deffend himself in this house you can not address them you can give the general statement but you can't particularly. I say

کرپٹوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے انہوں نے کوئٹہ شہر کے مظلوم عوام کے کروڑوں روپے جس کا کوئی بھی نام ونشان نہیں ہے آپ لوگ ان کے خلاف کارراوائی کریں۔ Your point is recordedبات اور ہورہی تھی ۔اچھا. Shall I put this resolution for vote

جی پیرعبدالقادرگیلانی. On a point of order

پیرعبدالقادرگیلانی: اسد بلوچ صاحب نے جو بات کی ہے آپ نے اسے بہت ایزی لیا اور اس ملک پاکستان کے خلاف اور آزاد بلوچستان کی بات کرنا پاکستان سے علیحدگی اختیار کرنا یہ صحیح نہیں ہے۔

You have expunged it. But expunging is not .

Mr.Speaker:I have expunged these words.

(شورشور)

Pir Abdul Qadir Gelani: You have to take proper execution on it don't take it easy tomorrow over here Assembly today people talking about the independent Balochistan. When the people start talking on the street so you are the custodian of this House to take proper action on this expunging is not enough when some one says the small words about the Pakistan or some things you can't expunge this you have to take proper action against it against the honorable member I respect all the member. We will protect this country and we will protect the constitution of Pakistan and the some one is talking becoming the separates and sitting in the Assembly is not enough thank you very much.

Mr. Speaker : Mr. Gelani ! I have expunge these words and I have condemn the statement and he is under the oath to protect this very country this is very clear.I have condemned it I have expunge.

(شور۔شور)

Mr. Speaker : Asad this is not your Constitutional Right to speak against your are under oath to protect the severity of

جی ڈاکٹر فوزیہ! this state.

ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری: جناب اسپیکر! یہاں میں آپ کو ایک بات واضح کرنا چاہتی ہوں جب ہمارے منسٹر صاحب بات کرر ہے تھے تو یہاں پر ایک misunderstanding ہوگئی انہوں نے حقوق کی بات کی نہ کہ آزادی کی اور جناب! میں آپ کے نالج میں ایک اور ایک اضافہ کرلوں کہ ہم صوبائی خودمختاری مانگتے ہیں کیوں بلوچستان صوبائی خودمختاری کے پیچھے پڑا ہوا ہے آپ کو پتہ ہے وفاق نے جو پانچ سوارب کا ترقیاتی بجٹ جو پہلے پیش کیا تھا اس میں کٹوتی کی گئی ہے سوارب کی اور وہ سوارب میں زیادہ حصہ بلوچستان کا ہے۔

Mr. Speaker : Fozia we are deviating from the original resolution .

ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری: سر! میں آپ کو یہی clear کرنا چاہتی ہوں۔ کہ حقوق ۔۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker :Sadiq no . no please no more. Shall I put this resolution for vote. جو اس قرارداد کے حق میں ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Speaker :Ok but it is the procedure I have to put it for vote. مولانا صاحب! اس قرارداد کو نمٹا دوں then میں آپ کو فلور دیتا ہوں۔ او کے سینئر منسٹر!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): شکریہ، جناب اسپیکر! مندوخیل صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میرے خیال میں بجلی کا جو بحران ہے یہ پورے ملک میں ایک مسئلہ ہے اور پھر خاص کر بلوچستان اور پورے ملک میں ایک بحرانی کیفیت ہے اس سلسلے میں اس قرارداد کی تو کوئی مخالفت کر ہی نہیں سکتا لیکن بات یہ ہے کہ جعفر خان صاحب کی قرارداد کو اگر دیکھا جائے میرے خیال میں جس پٹی کا وہ ذکر کرر ہے ہیں کہ ہمارا ساحل جو سات سو کلومیٹر کا ہے اس پٹی میں انہوں نے بجلی پیدا کرنے کے لئے وہ پن چکی جو ہوتی ہے ان کی افادیت تو کام کی مد میں یعنی ملک کے اور ہمارے صوبے کے مفاد میں انہوں نے کہا کہ کیونکہ وہاں ہوا سے چلتی ہے اور ہمیں بجلی بھی مہیا کرتی ہے لیکن اگر سب سے زیادہ بجلی آج کل تو اسی پٹی

میں جب ہم ایران سے بجلی لے رہے ہیں لیکن وہ تو ٹھیک ٹھاک بجلی ہے لیکن ہمارے صوبے کے مفاد میں ہے کہ ہمیں کوئی اچھی چیز اور کام کی مد میں ملے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر گورنمنٹ آف بلوچستان بہت کام کر چکی ہے سولر ایز جی پر بھی اور یہ پن چکی پر بھی اور انشاء اللہ العزیز کافی علاقے نوشکی اور کا کڑ خراسان ان علاقوں میں ہم سولر ایز جی فیڈرل گورنمنٹ کے توسط سے کافی کام شروع ہونے والا ہے اسی طرح یہ پن چکی کے حوالے سے جو گوادر کا علاقہ ہے ہمارا ساحلی علاقہ ہے اس پر بھی انشاء اللہ عنقریب کام شروع ہونے والا ہے اور اس پر کافی کام ہو چکا ہے تو ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں لیکن اس افادیت کے ساتھ جو جعفر خان صاحب اس کی افادیت بتا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے؟

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): میری گزارش یہ ہے کہ سر! اگر یہ حقیقت ہے کیونکہ یہ تو ایک انکشاف ہوا ہے ہمیں ابھی تک اس کا پتہ نہیں ہے۔ If it is fact تو اس کے اوپر میری گزارش یہ ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور اسکی معلومات کی جائیں کہ پچھتر ارب روپے کا کہاں گئے کیسے خرچ ہوئے اور بلوچستان مقروض کیوں ہوا اس کا secondly سر! کویت فنڈ کے بارے میں بات ہوئی تھی کویت فنڈ جو بھی انہوں نے انکشاف کیا تھا منسٹر اریگیشن نے سر! کہ اس کے اوپر %7 جو شرح سود ہے وہ بلوچستان سے کویت والے لیتے ہیں ہمیں اسکی ضرورت کیا تھی سر! جو آج کل کے ریٹ چل رہے ہیں ایک تو بجلی سستی اور مہنگی کی جو بات ہے وہ تو بعد کی بات ہے کیونکہ پہلے تو بجلی ہے ہی نہیں اسکی cost اتنی ہیوی ہو چکی ہے کہ ایک کروڑ روپے کے اندر جو معزز ممبران کو ملے ہیں اس میں بمشکل آپ تین چار گاؤں کو complete کر سکتے ہیں اور اسکے اوپر ہمیں %7 شرح سود کویت کو ادا کرنا پڑ رہا ہے تو اسکی معلومات بھی کی جائیں کہ یہ پیسے کیسے آئے اور کون لائے اور خرچ کیسے ہوئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔

Thank you sir!

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ اوکے اچھا اب جعفر صاحب آپ کی ایک قرارداد ایڈمٹ ہوئی تھی دو گھنٹے بحث کے لئے نیٹو فورسز کے آج جمعہ ہے ایک بجے نماز بھی ہونی ہے تو اس کو میں اگلے اجلاس کے لئے۔ جی منسٹر کمیونیکیشن!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): جناب! جعفر مندوخیل صاحب نے جو قرارداد پیش کی تھی تحریک التواء بابت نیٹو فورس کی جانب سے خیبر ایجنسی میں شدید بمباری پر دو گھنٹے کے لئے عام بحث کے لئے منظور ہوئی تھی جیسے کہ آپ خود فرما رہے ہیں اور میں نے جعفر مندوخیل صاحب سے request کی کیونکہ چیف منسٹر صاحب نہیں ہیں یہ ایک وفاقی اور صوبائی حکومت کی پالیسی اسٹیٹمنٹ منسٹر صاحب دیں گے اس پر کیونکہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں انکی موجودگی میں یہ تحریک مکمل کی جائے۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب! اس کو پھر اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کردیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ تو چیمبر میں سن رہے ہو اس دن کافی ممبران صاحبان 17 تاریخ کے اجلاس میں شامل نہیں ہونا چاہتے تھے کیونکہ انہوں نے کسی شادی میں شرکت کرنی ہے تو اس وجہ سے اس کو آج کے دن میں لگائی گئی ہے ورنہ مجھے ٹیکنیکلی کوئی اعتراض نہیں ہے اگر ممبر assure کردیں کہ They will be there.

Mr. Speaker : Shall be deferred it for 20th the last the session because today is the Friday prayers and

جی سینئر منسٹر صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! اس کے مؤخر کرنے کو میرے خیال میں اس وجہ سے میں ضروری نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التواء ہے اور فوری نوعیت کا معاملہ ہے۔ امریکہ اور نیٹو فورسز ہمارے ملک کی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتی ہیں تو اسی موقع پر اس قرارداد سے اور کچھ بھی نہیں لیکن ہم اپنی آواز اپنی فریاد دنیا کے سامنے پہنچانی ہے تو اگر اب ہم اس کو مؤخر کردیں۔۔۔۔

جناب اسپیکر: جی راحیلہ درانی صاحبہ! سردار صاحب ان کو میں نے ٹائم نہیں دیا ہے اسکے بعد آپ بول لیں۔ جی۔

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکوشن ڈیپارٹمنٹ): یہ ایک انتہائی اہم نوعیت کی تحریک لائی گئی ہے بلکہ ہم تو چاہیں گے کہ ہمارا نام بھی اسمیں شامل کیا جائے لیکن میں صرف اتنا چاہتی ہوں کہ آپ جمعہ کی نماز کے بعد اس کو رکھ لیں وزیر اعلیٰ صاحب جب آئیں گے تو وہ اپنا point of view دے سکتے ہیں لیکن یہ انتہائی

اہم نوعیت کی ہے اس کو آخر میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ رکھ لیں۔

جناب اسپیکر: تو جمعہ کی نماز کے بعد رکھ لیں اس کو۔ (مداخلت)

میر صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس کو جمعہ کی نماز کے بعد رکھ لیں یہ ایک بہت اہم ایشو ہے۔ (مداخلت۔ شور۔ شور)

جناب اسپیکر: آج اس کو آپ نہ رکھیں آپ 19 تاریخ کو رکھیں تا کہ تمام ممبران آئیں۔ جمعہ ہے ہر ایک آئے گا۔ 19 یا 20 تاریخ کو رکھ لیں۔ صادق صاحب! اسمبلی کا ایک طریقہ ہے کہ جب consensus نہ بنیں تو ممبروں کی اکثریت سے اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے So I don't want to create any controversy صادق صاحب! دیکھیں All members belong to the treasury benches ok so there is no consciences I have to decide to the vote. دیکھیں اسد! ابھی نماز کا ٹائم ہے وہ ممبر صاحبان جو چاہتے ہیں کہ اس۔۔۔۔۔۔۔

(مائک بند اور ممبران بولتے رہے)

جناب اسپیکر: آپ ایک منٹ۔ اسد بلوچ!

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): قرارداد بین الاقوامی حوالے سے آپ دیکھیں نیٹو فورس کے حوالے سے ہے ملک کی پالیسی اسٹیٹمنٹ یہاں وہاں تین چار بند اجلاس ہوئے تھے اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کی موجودگی ضروری ہے کہ وہ پالیسی اسٹیٹمنٹ دیں نہ واسع صاحب دیں گے نہ آپ دیں گے یہ بیس تاریخ کو رکھ لیں بہتر رہے گا۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): بھائی ملک کی پالیسی تو واضح ہے۔

Mr . Speaker : Maulana Sahib ! Please let me speak .

آپ مجھے بولنے دیں میں اس کا فیصلہ کروں۔ جی مسٹر گیلانی!

Pir Abdul Qadir Gelani:I tell you that you said that all the Members from the treasury benches I am not from the

treasury benches I am sitting on independent benches or on the opposition benches I am not from the treasury benches.

Mr.Speaker:ok I havn't got any.

Pir Abdul Qadir Gelani: You said that all the member are from the treasury benches.

Mr.Speaker: No Pir Sahib I hav't got any thing in right thing that on which benches you want to sit either on opposition , independent or treasury so you please inform the Assembly secretariat .

Pir Abdul Qadir Gelani:Sir that I am right now I am on independent benches I am not part of the government.

Mr.Speaker:Ok you are on the independent benches you are not the part of the government you have cleared thank you very much I am sorry I didn't know that. وہ ممبر صاحبان جو یہ چاہتے کہ اس قرارداد پر بحث آج تین بجے کے اجلاس میں ہو وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں please۔ گنتی کرنے کے بعد۔

13 Members in favur and Those who wanted it defer for 20th آج سہ پہر تین بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے اور اس قرارداد پر دو گھنٹے کی بحث نماز جمعہ کے بعد سہ پہر تین بجے ہوگی۔

اجلاس بارہ بجکر پچپن منٹ پر سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوا۔

(وقفہِ نماز جمعہ کے بعد اجلاس دو پہر تین بجکر پچیس منٹ پر دوبارہ زیرِ صدارت جناب محمد اسلم بھوتانی ' اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی شروع ہوا)

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ باضابطہ تحریک التواء نمبر 2 بابت نیٹو فورسز کی جانب سے خیبر ایجنسی میں شدید بمباری پر دو گھنٹے عام بحث کا آغاز ۔ جعفر صاحب آپ کی ۔۔۔۔۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیز کوالٹی ایجوکیشن): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اسپیکر: جی. Jan Ali is on a point of order.

جناب جان علی چنگیزی (وزیز کوالٹی ایجوکیشن): مہربانی، جناب اسپیکر صاحب! پچھلے کچھ دنوں سے ٹارگٹ کلنگ کے سبب کئی بے گناہ افراد مارے گئے ہیں ان میں محمد حسین، منظور حسین اور گل خان ۔ میری ایوان سے یہ درخواست ہے کہ آپ سب اِس دہشت گردی کا جو سلسلہ ہے اِس کے خلاف ایک قرارداد پاس کریں ۔ جناب والا! جتنے بھی زخمی ہوئے ہیں میری انتظامیہ سے درخواست ہے کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اُن کی مدد کی جائے ۔ جناب اسپیکر! آئی جی صاحب اور ڈی آئی جی صاحب نے پریس کانفرنس کی ہے میں اُن کی تائید کرتا ہوں کہ اُنہوں نے کالے شیشوں کے حوالے سے جو باتیں کیں ۔ ابھی ڈی آئی جی صاحب سے میری بات ہوئی اُنہوں نے کہا کہ آپ اسمبلی کے فلور پر یہ بات اُٹھائیں ۔ منسٹر صاحبان سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کریں ۔

جناب اسپیکر: مطلب آپ ڈی آئی جی صاحب کے کہنے پر یہ بات نہیں کر سکتے ہیں ۔ یہ اسمبلی آداب کے خلاف ہے ۔ آپ اپنی statement کو amend کریں ۔ ....It is your مطلب DIG. can't ask you کہ جی آپ اسمبلی ممبروں کو یہ کہیں اسمبلی میں ۔ This is against the decorum. تھوڑا اسمبلی کے آداب کا آپ خیال کریں ۔

Mr.Speaker:Ok, It has come on the record.

جی جعفر صاحب آپ بحث کا آغاز کریں ۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب اسپیکر! آج جس تحریکِ التواء کو آپ نے بحث کیلئے منظور کیا تھا' نیٹو فورسز جو صوبہ سرحد اور صوبہ پشتونخواہ اور ٹرائیبل ایریاز میں روزانہ جو اٹیک کر رہی ہیں میزائل اٹیک کر رہی ہیں' بمباریاں کر رہی ہیں' حتیٰ کہ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ فوجی بھی اُتارے ہیں کمانڈو کارروائیاں بھی ہیں ۔ یہ انتہائی میں کہتا ہوں عالمی دہشت گردی میں آتا ہے ۔ کسی کی چادر اور چاردیواری، یہ پوری

دنیا میں ایک اسرائیل کر رہا ہے اُس کے ماسوائے کوئی بھی نہیں کر رہا ۔ وہ کبھی لبنان پر کرتا ہے کبھی فلسطین پر کرتا ہے۔ اور پوری دنیا میں آپ کو کدھری بھی کہیں مثال' کوئی زور آور' روس بہت زور آور سٹیٹ ہے' اُسکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے الگ ہو گئے اُس کو بھی نہیں چھیڑ رہا ہے آج تک ۔ اِسی طرح آپ پورے یورپ میں دیکھ لیں ۔ بہت چھوٹے ملک ہیں پانچ کلومیٹر پر' افغانستان تو ایک بہت بڑا ملک ہے۔ سترہ کروڑ اس کی آبادی ہے اور sovereign state ہے۔ یہ تمام چیزیں جو امریکہ ہمارے اِس ملک کے اندر کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بھی لمحہ فکر ہے اور آگے ہمارے جو اسلام آباد کے حکمران ہیں یا پالیسی ساز ہیں اُن کے لئے بھی ایک لمحہ فکر ہے کہ آیا یہ ہمارے دوست ہیں یا ہمارے دشمن ہیں ۔ کیونکہ آپ کے گھر پر حملہ دشمن کرتا ہے' دوست کبھی نہیں کرتا ہے۔ آج تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کی افغانستان کے اندر سب کارروائیاں ہو رہی ہیں ۔ طالبان مانتے ہیں کہ ہم لڑ رہے ہیں ۔ اُن کی دوسری مخالف فورسز کہتی ہیں کہ ہم لڑ رہے ہیں ۔ وہاں اتنی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ جبکہ ہمارے state کے اندر ہو رہی ہے۔ یہ ہمارے لئے لمحہ فکر ہے۔ ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے آگے پالیسی کس طرح بنانی ہے پچھلے ساٹھ سال کی پالیسی امریکہ کے حلیف ہم رہے ہیں شروع سے' امریکہ کے ہم so called دوست رہے ہیں ۔ اور آہستہ آہستہ اِن کی معاشی اس میں ہم محتاج بن گئے ہیں کہ آج اگر خدانخواستہ ایٹم بم بھی ہمارے اُوپر گرا دے ہم پھر بھی کہیں گے کہ وہ ہمارا دوست ہے۔ لہٰذا ایک غیرت مند ملک کی طرح ایک آزاد پالیسی والے ملک کی یہ ضرورت ہے کہ آج اِس کے اُوپر نہ صرف پاکستان بلکہ پوری عالمی دنیا یہ پوچھے کہ بھئی آپ کس طرح کسی کے ملک میں میزائل داغتے ہیں ۔ آپ روکیں آپ کے پاس سات سو کلومیٹر بارڈر ہے آٹھ سو کلومیٹر جتنا بھی بارڈر ہے پاکستان چلو نہیں روک سکتا ہے اُس کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں ۔ آپ کے پاس تو نیٹو ہے پوری دنیا ہے دنیا کے وسائل ہیں آپ جب جاتے ہو اُن کو اِسی بارڈر پر مار دیں اندر نہ چھوڑیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہانہ ہے اِس ملک کے خلاف اُن کے عزائم ہیں جو آئے روز بے گناہ لوگوں پر بمباری کرتے ہیں میزائل داغتے ہیں ۔ حتیٰ کہ ابھی یہ بھی اطلاعات ملنے لگی ہیں کہ لوگ اِن سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں' کہہ دیتے ہیں کہ فلاناں جگہ اتنے دہشت گرد ہیں وہ ہم نشاندہی کرتے ہیں وہ جا کر کے pin point کرتے ہیں اور گائیڈڈ میزائل آ کر کے اُدھر لگ جاتے

ہیں۔جس میں گھر تباہ ہوگئے ہیں۔عورتیں بچے سب تباہ ہوگئے ہیں۔اِس وقت میں سمجھتا ہوں کہ ہم کو اپنی نیشنل پالیسی کے رُخ کو متعین کرنا ہوگا۔کہ اِس وقت جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے آیا یہ قابلِ برداشت ہے یا نہیں۔ قابلِ برداشت نہیں ہے وہ سب چلو مانتے ہیں۔تو اِن حالات میں given circumstances میں امریکہ جو دنیا کا اتنا بڑا سپر پاور بن گیا ہے پہلے تو ہم خوش تھے کہ روس ختم ہو جائے گا دنیا سے سب برائیاں ختم ہو جائیں گی۔تو روس جب ختم ہوگیا تو سب برائیاں آ کر کے ایک جگہ ٹھہر گئی ہیں۔ پہلے تو تقسیم تھی مقابلہ تھا ایک دوسرے کا بیلنس تھا وہ ختم ہوگیا ہے ایک پلڑے میں آ گیا ہے۔آج وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے جیسے اسرائیل مڈل ایسٹ میں کر رہا ہے' امریکہ اس وقت ہمارے ساتھ کر رہا ہے۔اُن کو ضرورت کیا ہے افغانستان میں آنے کی۔جب آیا ہے پھر اپنی سرگرمیاں افغانستان تک حدود رکھے۔آپ کے ساتھ پوری دنیا کی فورسز ہیں ?Why can not you control it اور اگر آپ کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں ہم کس کو کدھر کدھر کنٹرول کریں گے؟ اور یہ تو آج' پہلے افغانستان تھا ابھی فاٹا اور صوبہ پشتونخواہ آ گیا کل ہمارے علاقے میں آنے والا ہے۔یہ spillover جو ہوتا ہے یہ اِس طرح نہیں رُکتا ہے۔کل ہمارے گھروں کے اُوپر میزال داغے جائیں گے۔آج اگر وہاں جائیں' فاٹا میں بھی میں اُس وقت گیا تھا' اسلام آباد میں پاک افغان جرگہ تھا peace جرگہ۔اُس میں جو حالت وہ لوگ بیان کر رہے تھے اچھے معززین تھے وہاں کے ملک تھے سردار تھے بڑے تھے کہ ہمارے لئے اتنی مشکل ہوگئی ہے کہ ہم بسوں میں سفر کرتے ہیں اپنی گاڑیوں میں ہم سفر نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ہم targeted ہو جاتے ہیں۔اُن کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑے کر دیئے ہیں۔ اِس پر میری تو یہ recommendation ہوگی' جو اسلام آباد میں نیشنل اسمبلی اور پارلیمنٹ کا جو مشترکہ اجلاس تھا اُس میں resolution اِنہوں نے پاس کی ہے اُس resolution میں سب حکومتی اور اپوزیشن پارٹیاں' اور آزاد گروپس سب کے دستخط تھے مشترکہ resolution ہے۔اُس resolution میں اِن سب چیزوں کو cover کیا گیا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسیاں کیا ہونی چاہئیں' internal ہم لوگ اپنی زمین کو بھی کسی کے خلاف استعمال ہونے نہ دیں۔ہم لوگ امن جرگوں کے ذریعے امن قائم کریں۔ tribes میں جائیں اُن سے پوچھیں کہ آپ لوگوں کے کیا problems ہیں۔کیونکہ وہاں

یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اِن تمام جو اِس وقت معاملات چل رہے ہیں between Afghanistan, Pakistan, Tribal Areas, PashtoonKhwa اور یہ area جو ہے اِس کا واحد علاج امن ہے۔ صلح ہے۔ صلح اور امن کے بغیر اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ تو اِن چیزوں کو اُس کا میں چھوٹا سا نچوڑ پیش کروں گا اُس resolution کا ،مشترکہ جو پارلیمنٹ سے اُنہوں نے پاس کی تھی ۔ کہ آزادی اور سلامتی کا لازمی جزو ہے کہ آزادانہ خارجہ پالیسی ترتیب دی جائے۔ یہ اُس resolution کا حصہ ہے۔ جس میں گورنمنٹ بھی حصہ ہے۔ اور عسکریت اور دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے لازمی ہے کہ ہم بااثر لوگوں کو اِس میں involve کریں۔ اور ایک صلاح ومشورے' گُفت وشنید سے ایک peace قائم کریں۔ کیونکہ امن ہی اس کا واحد حل ہے۔ اور ایک صلح ہی اِس کا واحد حل ہے۔ اور جب تک سماجی انصاف نہیں آتا ہے ایریا میں ڈویلپمنٹ نہیں آتی ہے' اِن چیزوں کا تدارک مشکل ہوگا۔ یہ جو اسلام آباد کی مشترکہ قرارداد کا حوالہ میں نے دے دیا ہے۔ اُس کے چند پوائنٹس یہ ہیں ڈیٹیل میرے پاس ہے وہ انگلش میں' definitely پھر ہاؤس اُس کو سمجھنے سے رہ جاتا ہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u> نہیں آپ انگریزی پڑھیں۔ گریجویٹ اسمبلی ہے ۔ Every honourable member is graduate. آپ پڑھ سکتے ہیں۔ اور یہ ہے:

<u>Sheikh Jafar Khan Mandokhail :</u>

CONSENSUS RESOLUTION PASSED AT THE CONCLUSION OF THE IN-CAMERA JOINT SESSION OF PARLIAMENT (8th October- 22nd October, 2008).

This in-camera joint session of Parliament has noted with great concern that extremism, militancy and terrorism in all forms and manifestations pose a grave danger to the stability and integrity of the nation-state. It was recalled that in the past the dictatorial regimes pursued policies aimed at

perpetuating their own power at the cost of national interest. This House, having considered the issue thoroughly and at great length is of the view that in terms of framing laws, building institutions, protecting our citizens from violence, eradication of terror at its roots, re-building our economy and developing opportunities for the disadvantaged, we all commit to the following:

1. That we need an urgent review of our national security strategy and revising the methodology of combating terrorism in order to restore peace and stability to Pakistan and the region through an independent foreign policy.
2. The challenge of militancy and extremism must be met through developing a consensus and dialogue with all genuine stakeholders.
3. The nation stands united to combat this growing menace, with a strong public message condemning all forms and manifestations of terrorism, including the spread of sectarian hatred and violence, with a firm resolve to combat it and to address its root causes.
4. That Pakistan's sovereignty and territorial integrity shall be safeguarded. The nation stands united against any incursions and invasions of the homeland, and calls upon

the government to deal with it effectively.

یہ خاص کر جو آج کی قرارداد ہے، اُس سے زیادہ related ہے۔ میں اِس کو دوبارہ پڑھ لوں گا:

That Pakistan's sovereignty and territorial integrity shall be safeguarded. The nation stands united against any incursions and invasions of the homeland, and calls upon the government to deal with it effectively.

میں سمجھتا ہوں آج جو ہم قرارداد بنائیں گے وہ بھی اِسی طرح بنائیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے اِسی پوائنٹ سے آگے اپنی تقریر شروع کریں۔ یہ main آپ نے لے لی۔ میرے خیال میں ابھی اِس کو زیادہ پڑھنا، main اِس کا just آ گیا ناں جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہی چیز ہے۔ میرا یہ جو پوائنٹ نمبر 4 ہے اِس مشترکہ قرارداد کی کہ بیرونی جارحیت کو حکومت، نمبر 1 حکومت آزاد خارجہ پالیسی کے ساتھ اور نمبر 4 پر:

sovereignty and territorial integrity shall be safeguarded. The nation stands united against any incursions and invasions of the homeland, and calls upon the government to deal with it effectively.

ہم لوگوں کا اِسی حد تک آتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اِس تحریک التواء پر آج جو دوسری سب پارٹیوں کا view بھی آ جائے گا' دوستوں کا وہ بھی آ جائے۔

جناب اسپیکر: او کے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آخر میں ہم اِس کو قرارداد میں تبدیل کر لیں کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے یہ سفارش کرتے ہیں کہ اِس کے ساتھ effectively deal کیا جائے تاکہ جلد سے جلد یہ جو terrorism باہر کا ہمارے اُوپر مسلط کیا گیا ہے یہ ختم ہو جائے۔ Thank you very much.

جناب اسپیکر: جی مولانا واسع صاحب! آپ اِس پر بات کرنا چاہیں گے؟ جی مولانا واسع صاحب!

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): شکریہ جناب اسپیکر! جعفر خان مندوخیل صاحب نے جو تحریک التواء پیش کی ہے۔ یقیناً بہت اہم تحریک التواء ہے آج ہمارے ملک پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ اور ہماری سرحدوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔ ہم اپنے ملک یا اپنے آپ کو ایک خودمختار ملک کہتے ہیں۔تو اسی بنیاد پر آج اراکین اسمبلی اس معزز ایوان کے توسط سوال کرنیکا حق رکھتے ہیں۔ کہ ہم پوچھیں کہ یہ معاملہ کس طرح شروع ہوگیا اور کس طرح ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ کیونکہ کسی خودمختار ملک کی سرحدوں کے بارے اس طرح کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔تو اسی سلسلے میں جناب اسپیکر! ان حالات کے کچھ پس منظر ہے۔ یہ ایسے حادثاتی طور پر پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارے اوپر امریکن یا نیٹو فورسز یا ہماری اپنی فوج بمباری کر رہی ہے۔ یہ ایک پس منظر رکھتا ہے۔ اگر اس کو دیکھا جائے تو اس وقت جو 9/11 کے بعد یہاں ہمارے ملک نے امریکی اور یورپ مغربی ممالک جو انہوں نے ایک خود ساختہ دہشتگردی کے خلاف کسی عمل کو یا کسی حکومت کو یا کسی حکمران کو دہشت گرد قرار دیا۔ یا کسی طبقے کو تو اسی دہشتگردی کے خلاف انہوں نے جب پوری دنیا کو اکھٹا کر دیا۔تو سب سے پہلے پاکستان سے استدعا کی تو پاکستان نے جو فرنٹ لائن کا کردار ادا کرنے کے لئے ان کے ساتھ ہاں کر دیا۔ یہ معاملہ وہاں سے شروع ہو گیا۔ جناب اسپیکر! اس سلسلے میں جو دہشتگردی یا ان کی زبان سے جن کو دہشتگرد کہا جا رہا تھا۔ جو طالبان حکومت اس حکومت کو ہماری حکومت نے تسلیم کر لیا تھا۔لیکن جب امریکہ نے ان پر دہشتگردی کا لیبل لگایا۔تو ہمارے حکمران یکدم امریکہ کے ساتھ دے دیا۔ اس حکومت کو جو انہوں نے اپنے تعاون سے اپنی حمایت سے پوری دنیا میں واحد ملک پاکستان تھا کہ انہوں نے طالبان حکومت کو تسلیم کر لیا تھا۔لیکن یکدم معاملہ انہوں نے پلٹا دیا۔تو یہاں سے عمل شروع ہوگیا۔لیکن جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے۔ ہماری جمعیت علماء اسلام نے اور پاکستانی عوام نے اس وقت اس عمل کی مکمل مخالفت کی اور یہ مخالفت اس بنیاد پر نہیں کہ ہم یا ہماری رائے یہ ہے۔ بلکہ ہم مسلمان ہیں ایک مسلمان قوم ہیں۔ اور مسلمان قوم کے لئے اللہ تعالیٰ نے آئندہ حالات اور ان حالات کی پیشنگوئی بھی بتائی ہے۔ کہ آپ کے چلنے کا راستہ یہ ہو۔ آج جو قوم یا جو لوگ ہمارے اوپر یلغار کر رہے ہیں۔ یہ یہودی اور عیسائی ان سے ہماری اُمت مسلمہ پوری دنیا میں پریشان ہے۔لیکن اس کے بارے اللہ جل جلالہٗ کا فرمان ہے۔ کہ یہود اور نصاریٰ اس وقت آپ سے راضی نہیں ہو سکتے جب آپ ان کی

ملت کے تابع نہ ہوجائیں تو جب اللہ کا فرمان یہ ہے۔ کہ کبھی بھی آپ سے اس وقت تک راضی نہیں ہوسکتے جتنی بھی ان کے ساتھ مصالحت کریں جتنی بھی ان کے ساتھ درگزر کریں۔ جتنی بھی آپ ان کے راستے پر چلے جائیں۔ جب تک آپ واضح اعلان نہ کریں کہ میں بھی یہودی یا نصاریٰ ہوں لیکن اس سے نیچے کسی بھی حوالے پر اگر آپ یہ بتادیں کہ ہم اپنے ملک کی بقاء وسالمیت جیسے کہ ہمارے حکمرانوں اور اس وقت کے حکمرانوں نے ایک اعلان کیا کہ سب سے پہلے پاکستان یعنی ہمارے پاکستان کے عوام کو اس پر بیوقوف بنادیا کہ ہم اس عمل میں اور دنیا اور یورپ کے ساتھ اس وجہ سے دے رہا ہے۔ کہ ہمارے پاکستان کی بقاءاور سالمیت اس میں ہے۔ اور ہم سب سے پہلے پاکستان پھر دوسری دنیا پھر افغانستان پھر کیا پھر کیا۔ لیکن اس خوش نما نعرہ سے جو ہمارے عوام کو بیوقوف بنادیا۔ لیکن ہم نے اس وقت بھی ان کو کہہ دیا اور ان پر واضح کردیا۔ کہ ایک طرف آپ کا یہ نعرہ ہے کہ سب سے پہلے پاکستان دوسری طرف اللہ کا یہ فرمان ہے۔ تو جب ان دونوں کا موازنہ کیا جائے۔ تو ہم اللہ کے اس حکم کے تابع ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ ویسے بھی ہم سے راضی نہیں ہوسکتے۔ یہ جو سب سے پہلے پاکستان کی ہم بات کرتے ہیں۔ تو آخر جا کر ہمارے پاکستان پر ان کے میزائل، جاسوسی طیارے اور بمباریاں ہونگی لیکن بدقسمتی ہے ہمارے ملک کی جو پالیسی ساز ادارے ہیں جو عوام کی رائے ہوتی ہے۔ مسلسل اس ملک کے بننے کے بعد عوام کی رائے ایک طرف ہوتی ہے۔ اور کچھ لوگ اپنی اقتدار کو طول دینے کے لئے کچھ اس طرح کے فیصلے کرتے ہیں۔ جنکا خمیازہ پھر عوام کو بھگتنا پڑتا ہے۔ آج وہ دن آ گیا ہے۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جب ہم نے اور پاکستانی عوام نے پہلے ان پر واضح کیا ہوا تھا ۔ کہ اس سے پاکستان بچے گا نہیں یہ جو سب سے پہلے پاکستان کا خوش نما نعرہ ہے یہ ہوگا نہیں۔ جب نہیں ہوگا تو پہلے دن سے ان کے ساتھ نہیں دینا چاہیے تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ایک دوسری جگہ ہے۔ کہ آپ یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ کیونکہ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں آپ کے مقابلے میں۔ اور آپ کے کبھی بھی دوست نہیں بن سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تمام راستے بتا دیئے ہیں ہمیں اپنی زندگی گزارنے کے اور ان کے ساتھ روابط رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب کچھ بتا دیئے ان خطوط کی بنیاد پر ہم حکمرانوں کے اس نعرے کو جو سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ تھا ہم نے اس کی مخالفت کی لیکن

اسوقت ہمارے قائدین پر ہمارے لوگوں پر یہ الزام لگایا جار ہا تھا کہ یہ پاکستان مخالف ہیں۔ یہ دہشتگردوں کے ساتھ دے رہے ہیں۔ہم دنیا میں رہتے ہیں۔ دنیا ہمارے اندر نہیں رہتی۔اس طرح کی باتوں سے انہوں نے پاکستانی عوام کے دلوں سے اثرات کو کم کرنے کے لئے یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ لیکن آخرکار یہ معاملہ دونوں طرف سے ہمیں گھیرا ہوا ہے۔اس وقت ہمیں یہ بتایا جار ہا تھا کہ کشمیر اور ہماری مغربی سرحدوں،اب اس پر بات ہورہی ہے کہ کشمیر وہاں سے ہندوستان واضح طور پر کہہ رہا ہے کہ کنٹرول لائن ہے مستقل لائن ہے یہ مستقل سرحد ہے لیکن اس مستقل سرحد سے ابھی کچھ آگے دینا پڑے گا۔ کیونکہ اس پر پچھلے پچاس یا ساٹھ سال سے جو کچھ کر دیا۔اب اس پر ہم نے جو قربانی دے دی۔اب آگے آپ نے یہ آزاد کشمیر جس کو ہم کہتے ہیں۔آپ بتائیں کیونکہ ہم نے اس پر پوری قربانی دی۔ورنہ کنٹرول لائن تو یہ مستقل لائن ہے اور ہم نے بھی دھیمے الفاظ میں یہ قبول کرلیا۔ جناب اسپیکر! کہ یہی باجوڑ آج ہماری قرارداد یا تحریک التواء میں جس باجوڑ کا جس خیبرایجنسی کا جس قبائلی علاقوں کا ذکر ہے۔ جناب اسپیکر! یہ بغیر تنخواہ بغیر مراعات حاصل کئے ہماری سرحدوں کا تحفظ کررہے تھے۔اور وہاں ہمارا سپاہی بھی نہیں تھا۔ اور آج ان لوگوں کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔ان پر نیٹو اور ہماری فوج کی طرف سے بمباری ہورہی ہے۔اب افسوس یہ کہ آج ہم قرارداد یا اس بات پر غور کررہے ہیں کہ ہماری سرحدوں پر نیٹو فورسز کیوں حملہ کررہی ہیں۔ ہمارے لوگوں پر میزائل کیوں داغتے ہیں ۔ ہمارے چیف آف آرمی ،صدر پاکستان اوروزیراعظم پاکستان کی بیک آواز ایک بیان آتا ہے کہ ہم اپنی سرحدوں کے بارے میں کسی قسم کی بدمعاشی برداشت نہیں کرتے ہیں۔ اگر کسی نے ہماری سرحدوں کے اندر کبھی میزائل مارا تو ہم جواب دینگے۔ایک سرخی میں بڑا بیان آگیا۔اب جناب اسپیکر!اس کے بعد اگر پہلے تو ہمارا ملک ہماری فوج اس کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنی سرحدوں کا تحفظ کریں۔ہم نے یہ لاکھوں کی فوج جو پالی ہے۔تو اسی دن کے لئے کہ ہم اپنی سرحدوں کا تحفظ ان سے کرائیں۔لیکن اگر وہ نہیں کرسکتی تو کم از کم اپنے لوگوں پر بمباری نہ کریں ان کو جواب دے دیں کہ ہم کیوں ان پر بمباری کریں۔ جب آپ اپنے ایجنڈے کو خود پایہ تکمیل تک پہنچاسکتے ہیں اتنا تو ہم کرسکتے ہیں۔کہ چلو ہم اپنی سرحدوں کا احترام نہیں رکھتے تو اپنے لوگوں پر بمباری نہیں کریں۔تاکہ ہمارے لوگوں کے دلوں میں فوج اور حکومت کے بارے میں شک وشبہ نہ رہے۔

اور ہم یہ سمجھ رہے ہیں آخر کار یہ کہتے ہیں کہ یہ کمزور ہے۔ ورنہ اگر کمزور نہ ہوتی تو ہمارا تحفظ بھی کر سکتی۔ جناب اسپیکر! ایک طرف سے ہم یہ کہتے ہیں کہ دہشتگردی کی جنگ ہماری جنگ ہے۔ ابھی زرداری صاحب نے جو TV پر بیان جاری کر دیا۔ اور ابھی امریکہ اور نیٹو فورسز کے جاسوس طیاروں اور میزائل سے چودہ بندے قتل ہوئے۔لیکن اس کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری جنگ ہے اور دوسری طرف جناب اسپیکر! ہمارے چیف آف آرمی اسٹاف، ہمارے صدر اور ہمارے وزیر اعظم بیانات دے رہے ہیں تو قوم اس پر کس طرح اعتماد کر سکتی ہے۔اگر آپ ان سے ناراض ہوتے تو اپنا ہاتھ کھینچ لیتے اپنی فوج کو واپس بلا لیتے۔ وہاں جو آپریشن ہے جیسا کہ جعفر خان صاحب کی قرارداد ہے۔ ہمارے چیف آف آرمی جنرل کیانی صاحب نے لیڈروں کو بریفنگ دی اور بریفنگ کے بعد جناب اسپیکر! انہوں نے کہہ دیا کہ پارلیمنٹ جو بھی فیصلہ یا پالیسی طے کرتی ہے ہم اس کے تابع چلیں گے۔ پارلیمنٹ ہمارے لئے پالیسی بنالے۔لیکن ایک ہفتہ، دس دن یا پندرہ دن پارلیمنٹ کے بند کمرے کے اندر جو بحث ہورہی تھی۔ اور بند کمرے کے اندر وہ ادارے کوشش کررہے تھے دہشت گردی کے بارے میں ایک الگ نقطہ پیش کررہے تھے۔اور وہاں کے عوامی نمائندوں اور خاص کر قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے جو نقشہ پیش کیا اس نقشے اور اس تقریر کو بنیاد بنا کر پارلیمنٹ کے تمام اراکین نے ایک قرارداد پاس کی۔اور اس قرارداد کا لُب لُباب یہ ہے۔ کہ وہاں قبائلی علاقوں میں مذاکرات شروع کریں گے اور فوجی آپریشن بند کریں گے۔ اور فوجیوں کو وہاں سے واپس بلوائیں گے۔لیکن جناب اسپیکر! اب ہم جنرل کیانی صاحب، صدر پاکستان ،وزیر اعظم صاحب سے اس ایوان کے توسط سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ قرارداد کہاں چلی گئی؟ اب تک آپریشن ایک گھنٹے کے لئے بھی نہیں رکا۔ نہ صرف ہماری فوجیوں کے آپریشن بلکہ وہاں امریکنوں کے آپریشن۔ پہلے ہفتے میں ایک میزائل مارتے تھے اب دن میں ایک میزائل مار رہے ہیں۔ کبھی دن میں ایسا بھی ہوا ہے کہ دو میزائل مارے ہیں۔جس سے وہاں عام لوگ مر رہے ہیں اب وہاں کچھ متحارب گروہ جو ایک طرف طالبان یا مجائدین دوسری طرف ہماری فوج۔اب ان دونوں میں سے اس آپریشن میں کسی بھی فریق کو نقصان نہیں پہنچتا کیونک وہ بھی مورچے میں ہیں اور یہ بھی۔ وہ بھی اپنا تحفظ کر رہے ہیں اور یہ بھی۔لیکن ہماری فوج کی بمباری یا امریکہ کی بمباری ان لوگوں پر ہوتی ہے جنکا اس معاملے سے کوئی

سروکار نہیں۔ اور نہ ہی دور کا واسطہ۔ ان حالات میں ہم اپنے کو کس طرح خودمختار ملک کہتے ہیں۔ اگر حالات اس طرح ہوئے اور ہمارے ملک کے اندر اس قسم کی کارروائیاں ہوئیں تو میں سمجھتا ہوں جس طرح کے حالات آج صوبہ سرحد میں ہیں یا قبائلی علاقوں میں ہیں۔ تو یہ حالات امریکہ اور وہ ادارے جو پاکستان کی بقاء اور سالمیت نہیں چاہتے۔ وہ منتقل کرنا چاہتے ہیں آہستہ آہستہ ابھی وہ بلوچستان منتقل ہورہے ہیں۔ ویسے بھی بلوچستان کے اندر ایک سائیڈ پر انہوں نے پہلے ہی لوگوں کے ذہنوں میں اور لوگ اس قدر مایوس اور پریشان ہیں کہ وہ اس ملک سے ابھی جو نفرت کی بات کرتے ہیں کہ ہمیں آزادی دے دیں۔ یہ آزادی لوگ کیا اس ملک سے نفرت کرتے ہیں خدانخواستہ یہ ملک نہیں چاہتے ہیں۔ جس ملک نے انکو عزت دی ہوئی ہے۔ لیکن جناب اسپیکر! یہ باتیں اس وجہ سے شروع ہوگئیں کہ ہماری اپنی فوج ہمارے اوپر جو بمباریاں کرتے ہیں تو ظاہر بات ہے جناب اسپیکر! کچھ باتیں سامنے آجاتی ہیں جناب! آپ کو معلوم ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ دہشتگردی ہے یعنی لوگوں پر یہ دہشتگردی کے الزامات جو لگارہے ہیں یا یہ لوگ اپنے آپ پر بم باندھتے ہیں یا یہ جو خودکش حملے ہیں تو جناب اسپیکر! کون بیوقوف ہے کہ اپنے آپ کو بم سے اڑادیتے ہیں لیکن جناب! کسی عمل کا تو ردعمل ہوتا ہے ہمارے ملک کے اندر آپ نے دیکھ لیا اسلام آباد دارالحکومت کے اندر لال مسجد کی بچیاں اور وہاں قرآن مجید ان کی جو شہادت اور ان کے گوشت جو دیواروں پر لگے ہوئے تھے تو جناب اسپیکر صاحب! جس کا بچہ جسکی بچی جس کا پورا گھر آپ نے تباہ کیا ان کے حواس کام چھوڑ گئے وہ آپ کا کیا مقابلہ کرسکتے ہیں تو یہ سارے حالات ہم نے پیدا کیے ہوئے ہیں جناب اسپیکر! ہم سب سے پہلے اپنے ملک اپنے حکمرانوں سے اپنے ان اداروں سے جو کہ ہمارے ملک کے تحفظ پر مامور ہیں ہماری سرحدوں کے تحفظ پر مامور ہیں اور اس ملک کا حلف اٹھایا ہے کہ ہم پاکستان کے تحفظ اور سالمیت کے ذمہ دار ہیں اور ان کی سرحدوں کے ذمہ دار ہیں ان سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ خدارا بہت کچھ ہوگیا لیکن اگر ہماری کمزوریاں اس میں شامل ہیں تو بھی ہم اپنی کمزوریاں نکال دیتے ہیں کہ اب تک ہم نے معاملے کو سامنے نہیں رکھا اگر پہلے ہمارے کچھ لوگوں نے جناب اسپیکر! معاملے سامنے رکھے آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے قائد مولانا شیرانی صاحب نے نشاندہی کی ان معاملات کی نشاندہی جو ہمارے ادارے اور ہماری ایجنسیز اور ہماری قوم جو کرتی ہے کہ یہ حالات آنے

والے ہیں اور یہ آ رہے ہیں اور یہ اس طرح کے ملک کے تھوڑنے اور معصوم لوگوں کے قتل کرنے کے لئے منصوبے وہ بنا رہے ہیں تو جناب اسپیکر! اپنے ملک کے اندر اپنے گاؤں کے اندر اس پر دھماکے کئے اس پر قاتلانہ حملے کئے اور ان کو بھی جناب اسپیکر! امریکی ایجنٹ قرار دیکر کہ ہم نے امریکیوں پر حملہ کر دیا تو ہمارے ادارے کے لوگ اسی طرح اور ہمارے ذمہ دار ادارے کا بندہ ایک دن پہلے اس علاقے میں دیکھا گیا تھا جس علاقے میں مولانا شیرانی پر حملہ ہوا تو خدارا اگر کوئی اس ملک کی بقاء سمجھتا ہے وہ حالات کو جانتا ہے اور حالات ان کے سامنے ہیں تو خدارا ان کی حوصلہ افزائی کرلیں اور اس ملک کی بچاؤ اور اس عوام اور مسلمانوں کی بچاؤ اور سالمیت کے لئے اس طرح منصوبہ بندی اور پلاننگ کریں ان لوگوں کے ہاتھ مضبوط کرلیں تاکہ یہ معصوم لوگ ابھی جو ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے شہید ہو رہے ہیں وہ لوگ قتل ہو رہے ہیں جن کا ان کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ان پر بمباریاں ہوتی ہیں ایک طرف ہم اور دوسری طرف نیٹو لہٰذا ہم یہ تحریک التواء جو آئی ہے اس ہاؤس کے توسط سے بھرپور مذمت کرتے ہیں بلکہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ خدارا ہماری خودمختیاری یہ ہم سب کا ملک ہے اس ملک اور یہ جو ہماری امت مسلمہ کا جو کچھ ہو رہا ہے اس کے تحفظ کے لئے خدارا پالیسی میں تبدیلی لائی جائے آزاد خارجہ پالیسی وضع کرلیں اور ہماری پالیسی میں جو خامیاں ہیں وہ نکال دیں تاکہ یہاں کے رہنے والے ہماری یہ سرزمین پاکستان یہ ہماری اکائیاں یہ بھی متحد رہ سکیں اور ہمارے لوگ بھی سکھ کا سانس لیں تو ہم اس تحریک التواء کی اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے حمایت کرتے ہیں اور میں گزارش کرتا ہوں کہ اس تحریک التواء کو نہ صرف تحریک التواء بلکہ یہ قرارداد کی شکل میں تبدیل کرلیں اور اپنے حکمرانوں سے اس پر مطالبہ کرلیں کہ یہ پالیسیاں تبدیل کرلیں تاکہ ہماری امت مسلمہ اور پاکستان کے عوام سکھ کا سانس لیں۔ شکریہ جناب اسپیکر!

<u>جناب اسپیکر:</u>Thank you. جی سردار اسلم بزنجو!

<u>سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات):</u> جناب اسپیکر صاحب! جعفر مندوخیل صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنی نوعیت کی بہت ہی اہم قرارداد ہے اس قرارداد کے حوالے سے سینٹ اور قومی اسمبلی میں کافی بحث ومباحثہ ہو چکی ہے مشترکہ قراردادیں بھی پاس ہوئی ہیں صدر اور وزیراعظم نے اس کی مذمت بھی کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مذمت کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے یہ

ہماری اسمبلی میں قرارداد پاس ہونے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ہے نیٹو فوج جو حملے کر رہی ہیں وہ یہی کہتی ہے کہ ہمیں سابق حکومت مشرف حکومت نے یہ اجازت دی کہ اگر ہم جہاں سمجھیں کوئی القائدہ کا یا کوئی دہشتگرد موجود ہیں تو آپ کو اجازت ہے آپ اس پر حملہ کریں جناب! میں جس صوبے سے تعلق رکھتا ہوں ہم پر بھی بمباریاں ہوئی ہیں وہاں عورتیں اور بچے شہید ہوئے ہیں آپ کو یاد ہوگا پچھلی مشرف حکومت کے خلاف جب ہم بولتے تھے کہ صاحب یہ حکومت نہیں ہے یہ انسانیت کا دشمن ہے آپ کو پتہ ہے بلوچستان میں اتنی بمباریاں ہوئیں سینکڑوں نوجوان مائیں بہنیں ہماری شہید ہوئیں بلوچستان کی ایک قد آور شخصیت نواب اکبر بگٹی بھی انہی میزائلوں کی زد میں آئے آپ کو پتہ ہے مشرف نے اعلان کیا ہے جناب! میں آپ لوگوں کو ایسا hit کرونگا تا کہ آپ لوگوں کو پتہ نہیں چلے۔ یہ جتنی برائیاں اور مصیبتیں آج جو ہم پر نازل ہورہی ہیں آج جو پشتونخواہ پر بمباری ہورہی ہے جو نیٹو کر رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان سب کی ذمہ دار مشرف حکومت تھی اور مشرف ہیں اور آج بھی وہ دن دہاڑے پھر رہا ہے جہاں بھی جاتا ہے سینکڑوں گاڑیوں کی پروٹوکول میں اس کو لے جاتا ہے آپ بتائیں یہ سب کچھ کون کر رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی مشرف کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے جناب! جو طریقہ کار ہے اگر دنیا میں طاقتور قومیں بہت ہوتی ہیں تو محکوم اور غریب قومیں بھی بہت ہیں لیکن کوئی اس طرح نہیں کرتا ہے جس طرح پاکستان میں ہورہا ہے اس کا آسان طریقہ جو اقوام متحدہ بنائی گئی ہے اس کا کام یہی ہے کہ وہ طاقتور ملکوں کو غریب ملکوں پر چڑھائی سے روکے تو اصل جو طریقہ کار ہے پاکستان کو چاہیے کہ بجائے ہم قرارداد پاس کرنے مذمت کرنے سے سیدھا اقوام متحدہ کا اجلاس طلب کریں ہم اقوام متحدہ میں جائیں ہم ان کو بتادیں کہ جو کچھ پاکستان میں ہورہا ہے جو یہاں کے عوام پر ہورہا ہے اس کو روک لیں کیونکہ ہم اس وقت مالی لحاظ سے سیاسی لحاظ سے ہر لحاظ سے امریکہ کے محتاج ہیں آج ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کل اخبار میں آیا تھا کہ ہم آئی ایم ایف کی طرف جارہے ہیں امریکہ کے پاس جارہے ہیں قرض مانگنے آپ بتائیں کہ ایک آدمی بھیک مانگنے والے کی بات کون سنے گا یا تو ہم سب اپنے پیٹ پر پتھر باندھیں اور یہ فیصلہ کریں کہ جی ہم نے قرض نہیں لینا ہے امریکہ اور آئی ایم ایف سے کچھ نہیں مانگنا ہے پھر جا کر کے ہم بات کریں حالانکہ لیبیا بھی ایک ملک ہے ایران بھی ہمارا ایک ہمسایہ ملک ہے وہ پاکستان سے طاقتور نہیں

ہے پاکستان اس وقت ایٹمی طاقت ہے لیکن جو کچھ پاکستان کے ساتھ ہو رہا ہے میں کہتا ہوں چھوٹے ملکوں کے ساتھ ایسا نہیں ہو رہا ہے میں کہتا ہوں کہ پاکستان حکومت کو یہ فیصلہ کرنا چاہیے اقوام متحدہ میں جانا چاہیے وہاں احتجاج کرنا چاہیے اور بہت سی ایسی دنیا میں مظلوم قومیں ہیں جو اس کی حمایت کریگی جہاں تک قرارداد کی بات ہے اس قرارداد کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں جو ظلم و زیادتی وہاں ہو رہی ہے جیسے مولانا صاحب نے کہا کہ پہلے تو ہفتے میں ایک بار بمباری ہوتی تھی میزائل پھینکے جاتے تھے آج تو دن میں دو دو دفعہ بھی میزائل پھینکے جارہے ہیں اور بے گناہ لوگ شہید ہو رہے ہیں ہم بھرپور اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور مرکزی حکومت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس مسئلے کو اقوام متحدہ میں اٹھائے اور فوج اپنی سرحدوں کی حفاظت کریں اس کا ایک جہاز آتا ہے جس میں کوئی پائلٹ نہیں ہے آکے ڈھونڈ ڈھونڈ کے گھروں پر بمباری کر کے جاتا ہے یہ پھر ہم نے ایٹم بم کس لئے بنایا ہے یہ ہمارے کس کام آئیگا یہ اصل میں جو جھگڑا چل رہا ہے یہی ایٹم بم ہمارے لئے مصیبت بنا ہوا ہے کیونکہ امریکہ چاہتا ہے کہ اسکا کمانڈ اینڈ کنٹرول ہمارے ہاتھ میں ہو جب بھی آپ کمانڈ اینڈ کنٹرول اس کے ہاتھ میں دیدیں نہ آپ پر بمباری ہوگی نہ آپ پر معاشی بدحالی ہوگی ہمیں پیسے بھی ملیں گے اور کوئی ہمیں مارے گا بھی نہیں اگر ہم اس کی حفاظت نہیں کر سکتے اس کو اپنے ملک کے دفاع کے لئے استعمال نہیں کر سکتے تو کمانڈ اینڈ کنٹرول اس کے ہاتھ میں دیدیں ہماری جان چوٹے یہی گزارشات کے ساتھ مجھے امید ہے کہ مرکزی حکومت یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں اٹھائے گی اور اس کو یہ خالی قراردادوں سے نہیں کریگی۔شکریہ!

<u>جناب اسپیکر:</u>Thank you محترمہ نسرین کیتھران صاحبہ!

<u>محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران:</u> شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی امریکی یا برطانوی قوتوں نے برصغیر پر حملہ کرنے کے لئے یا قبضہ کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈوں سے کام لیا پاک و ہند کے زمانے میں انہوں نے مغل بادشاہوں کو ورغلا کر کمپنیاں لاکر حکومت قائم کی اور اپنا قبضہ جما لیا ابھی یہی امریکی اور برطانوی لوگ جس کو ہم نیٹو کا نام دیتے ہیں شروع میں انہوں نے افغان حکومت کو نشانہ بنایا 11/9 کا بہانہ بنا کر اور پاکستان کو ورغلایا کہ ہم آپ کو سپورٹ کرینگے آپ کو

کچھ نہیں کہتے وہ پرانے لوگوں نے کیا معاہدہ کیا لیکن مسئلہ یہی تھا آہستہ آہستہ ان لوگوں نے شمالی وزیرستان پر دہشتگردی کے نام پر میزائل پھینکے یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ ان کے پاس سٹلائیٹ سسٹم اور latest سارے حالات اور سب چیزیں ہیں وہ سمجھتے ہیں کہاں پر تخریب کاری ہو رہی ہے یا کہاں پر دہشتگرد ہیں اور کہاں پر نہیں ہیں جیسے مولانا واسع صاحب نے کہا کہ طالبانائزیشن طالبان نے افغانستان میں حکومت کی اور حکوت کا چرچا پوری دنیا میں پھیل گیا کہ یہ اسلامی حکومت ایک انوکھے طریقے سے اسلامی طریقے سے آ رہی ہے اور وہ حکومتیں ڈر گئیں کہ اگر یہ علاقہ یہ ایشیاء کا خطہ مضبوط ہوگا تو ہمارے لئے بہت بڑا ایک مسئلہ پیدا کریگا میں یہ سمجھتی ہوں جیسے ہمارے بھائی بزنجو صاحب نے بھی کہا کہ تحریکیں اور قراردادیں منظور کروا کر ہم اپنی اسمبلی تک نہ رکھیں ہمیں اقوام متحدہ سے پرزور اپیل کرنی چاہیے کہ ہمیں مطلب ان ریشہ دوانیوں سے کہ یہ کب ہماری جان چھوڑینگے ان سرحدوں کو غیر حفاظتی طریقے سے رکھ رہے ہیں اور اس کے لئے ہمیں اقوام متحدہ سے ہی پرزور اپیل کرنی ہوگی کہ ہماری ایک حکومت ہے ہم ایک ایٹمی طاقت ہیں اور ہمارے اندر اتنا شعور ہے کہ ہم اپنی حکومت کو چلا سکتے ہیں یا اپنے ملک کو چلا سکتے ہیں اس کے لئے ہمیں عملی طور پر آگے آنا ہوگا جو ہمارے حکومتی لوگ جانتے ہیں اور اس میں ہم اپنے پارلیمان کے حوالے سے ان سے یہ اپیل کرسکتے ہیں۔ شکریہ!

<u>جناب اسپیکر:</u> جی عبدالخالق بشر دوست صاحب! اس کے بعد محترمہ راحیلہ درانی صاحبہ کیپٹن عبدالخالق صاحب۔ جی عبدالخالق بشر دوست صاحب!

<u>جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات):</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جناب شیخ جعفر خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم موضوع پر انہوں نے اپنی تحریک اسمبلی میں لائی اور اس کے ساتھ آپ نے اس کے لئے مخصوص وقت مقرر کیا یہ تو آج پاکستان کے بچے بچے کو معلوم ہے کہ پاکستان کے ساتھ عالمی سطح پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ ایک ایسا کھیل ہے جو پاکستان کے نقشے کو دنیا سے مٹانے کیلئے کوشش کی جارہی ہے اور اس کے ساتھ پاکستانی عوام پاکستانی حکومت کے اقتدار اعلیٰ کو چیلنج کرنے کے لئے جو طریقے اپنائے جارہے ہیں وہ ایسے طریقے ہیں جو کوئی بااختیار قوم آزاد قوم ان کو برداشت نہیں کرسکتی ہمارے اقتدار اعلیٰ کو چیلنج کیا جارہا ہے آج ہمارے اوپر

میزائل برسائے جارہے ہیں آج ہمارے اوپر بغیر پائلٹ کے طیارے ہماری سرحدوں میں غرارہے ہیں اور ہم لوگوں پر میزائل داغ رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اگران بھائیوں پرمکران یا خاران میں سیلاب آجائے توان کو خیبر میں محصور کرنا چاہیے یا پھر خیبر اور باجوڑ میں اگران قبائلیوں پران مسلمانوں پر میزائل داغے جارہے ہیں توان کو گوادر میں محصور کرنا چاہیے آج ہمارے ملک میں اور عالم اسلام کے ساتھ امریکہ جو ریشہ دوانیاں کررہا ہے امریکہ جوظلم کررہا ہے نہ صرف یہ کہ امریکہ بلکہ امریکہ کے ساتھ تقریباً 57 ممالک نیٹو فورسز یہ سارے مل کراس وقت مسلمانوں پرحملہ آور ہوئے ہیں۔اور یہ دہشتگر دی جوان لوگوں نے مسلمانوں کے خلاف شروع کررکھی ہے وہ اس بنیاد پرنہیں کہ یہ مسلمان ہیں ہم انہیں یوں ماریں بلکہ ان کے اپنے مقاصد بھی ہیں ان کے اپنے ایک معاشی مسائل بھی ہیں وہ اپنے معاشی مسائل کوحل کرنے کے لئے ہمارے قدرتی وسائل پر قبضہ کرنے کے لئے انہوں نے یہ طریقہ اپنایا ہے اور یہ وہ طریقہ ہے جو اسرائیل نے اپنایا تھا اور وہ اسرائیل جس کو پیٹھ پر امریکہ ٹھونستا ہے اس کو تھپکی دیتا ہے اور پھر اس کو مسلمان ممالک کے خلاف استعمال کرتا ہے شیخ یاسین جو ایک معمر شخصیت تھے فلسطین کے رہنما تھے فلسطین کی ہر دلعزیز شخصیت تھے ان کو صبح وہ مسجد کی طرف جارہے تھے کہ اسرائیل نے ان کونشانہ بنایا امریکہ نے اس کی مزاحمت تک نہیں کی عبدالعزیز کو بھی نشانہ بنایا گیا فلسطین میں لیکن اس کی کسی نے مزاحمت نہیں کی جب یوگینڈا میں اسرائیلی فورسز نے فلسطینیوں کے یرغمال کردہ ان کھلاڑیوں کو جو اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے وہاں جاکر اسرائیل نے وہ ائیرپورٹ کو اپنے قبضے میں لے لیا اور وہاں سے اپنے جتنے بھی کھلاڑی تھے ان کو چھڑا لئے اور ایک ملک کی اتنی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ وہاں پر پہنچ گئے حالانکہ اقوام متحدہ موجود تھی اس سے رجوع کیا جاسکتا تھا اور اقوام متحدہ کے ذریعے ان کھلاڑیوں کو چھڑایا جاسکتا تھا لیکن اسرائیل نے اپنی بدمعاشی دیکھانی تھی اور وہ دکھادی اور سارے مسلمانوں کو یہ بتایا آپ کو معلوم ہے کہ صدر صدام حسین کے خلاف یہ الزام لگایا گیا کہ ان کے ساتھ خطرناک ہتھیار ہیں اور جب ان پرحملہ کیا گیا ان کے ملک کو thread کیا گیا تو پھر سب کو معلوم ہے کہ کسی قسم کا کوئی خطرناک اسلحہ وہاں سے برآمد نہیں ہوا اور پھر اس کے علاوہ ان کو جس طریقے سے پھانسیاں دی گئیں حتیٰ کہ ان کے کزن کو جب پھانسی دی گئی تو اس کا سرتن سے جدا

ہو گیا ایک ایسا ظالمانہ طریقہ دنیا میں اپنایا گیا ہے وہ جلاد اور فرعون کا دور ہم بھول گئے ہیں اور آج ساری دنیا یہ دیکھ رہی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جو گھناؤنا ظلم اور غلیظ حرکتیں کی جا رہی ہیں اس میں ہم مسلمان بھی برابر کے شریک ہیں ہم لوگوں نے بھی یہ کچھ کیا ہے ہم سے کہا گیا یہ بتاؤ کہ ہمارے ساتھ ہو یا ہمارے دشمنوں کے ساتھ پھر ہم لوگوں نے یہ کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر ہم ان کو لاجسٹک سپورٹ بھی دیا ہم نے اس کے لئے سب کچھ کیا لیکن جب آج ہم معاشی بحران کا شکار ہیں تو کوئی ہماری مدد کرنے کے لئے تیار نہیں جب ہماری نیوکلیئر کا مسئلہ ہے تو وہ اس کو رول بیک کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے دباؤ بڑھا رہا ہے ہمیں کوئی protection نہیں دی جاری ہے آج دنیا میں پاکستان کا کوئی ایسا ملک نہیں ہے امریکہ جس نے 71ء کی لڑائی میں یہ کہا تھا کہ ہمارا بحری بیڑا آ رہا ہے اور تمہیں ہندوستان سے چھڑا لینگے آج تک کوئی بحری بیڑا ہم تک نہیں پہنچ سکا اور ہمارا ملک دولخت ہو گیا اور ہم شکست سے دوچار ہو گئے جناب اسپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ صوبہ پشتونخواہ میں قبائلوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس ظلم کو نہ تو ہم لوگ ظلم سمجھتے ہیں اور نہ دنیا کے دوسرے ممالک اس کو ظلم سمجھتے ہیں بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ دہشتگرد ہیں جب ہم روس کے خلاف لڑ رہے تھے اس وقت ہم مجاہد اور غازی تھے ہم شہید تھے آج ہم لوگ ہلاک یا ہم لوگ دہشت گرد کے نام سے پکارے جا رہے ہیں میں تو یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ بھی اسلام کے لئے لڑ رہے ہیں جو لوگ بھی اپنے دین اور وطن کے لئے لڑ رہے ہیں اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتے وہ کبھی دہشت گرد نہیں ہوتے وہ یا تو غازی ہوتے ہیں یا شہید ہوتے ہیں لیکن آج ہمارے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے ہم دیکھ رہے ہیں آخر یہ میزائل ہم کب تک برداشت کرتے رہینگے میں حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں بیچ میں ہماری ایک لاکھ کی فورسز پڑی ہوئی ہیں انکو بیچ سے with draw کر دیں امریکہ اور قبائلوں کو آمنے سامنے آنے دیں اگر پاکستان کا وزیر دفاع یہ اعلان کرتا ہے کہ ہمارے پاس وہ سورسز وہ وسائل نہیں ہیں کہ ہم امریکہ کے ائیر اٹیکس فوج رکوالیں تو قبائلوں کو یہ مواقع دینا چاہیے کہ خود اگر وہ روس کے خلاف لڑ سکتے ہیں برطانیہ کے خلاف لڑ سکتے ہیں تو امریکہ بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہے میں یہی گزارش کرونگا کہ یہ وہ فورم ہے کہ اس فورم پر اگر ہم لوگوں نے یہ آواز بلند نہ کی تو آج اگر صوبہ پشتونخواہ میں قبائلوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے تو میں آپ لوگوں کو بتاوں کہ جب کل یہ بلوچستان

میں امریکی مفادات کے خلاف کام ہوگا تو بلوچستان پر بھی میزائل برسائے جائینگے۔

جناب اسپیکر: Thank you جی محترمہ راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب اسپیکر صاحب! جو تحریک جعفر صاحب نے لائی ہے یہ انتہائی اہم نوعیت کی تحریک ہے میں یہ سمجھتی ہوں یہاں ہمارے ساتھیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور انہوں نے اس پر یہی کہا بہت سے لوگوں نے یہ بات بھی کہی کہ جی ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمارے وزیر دفاع بھی یہی کہتے ہیں ہماری انتہائی اہم شخصیات وہ بھی یہی کہتی ہیں کہ ہم اس وقت اتنی capibility نہیں ہم ان کے air attacks روک سکیں لیکن کم از کم اس وقت جو ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم اس اسمبلی میں اگر بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم اپنے دل کی بات آپس میں کریں اور ان تک پہنچائیں کہ ہمارے کیا صحیح جذبات ہیں ان کے لئے محترم اسپیکر! اس وقت یہ امریکہ اور اس کے جتنے بھی ساتھی ہیں نیٹو فورسز یا نیٹو کے اراکین ہیں ممالک وہ اپنے آپ کو انسانی حقوق کے علمبردار کہتے ہیں لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ وہ کسی بھی ملک کی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہاں پر انسانی حقوق کہاں چلے جاتے ہیں وہ کسی ملک کے اندر داخل ہو کر بے گناہ شہریوں پر بمباری کرتے ہیں لیکن وہاں پر ان کے human rights کہاں چلے جاتے ہیں وہ کسی خودمختیار ملک کی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہاں ان کے human rights کہاں چلے چلے جاتے ہیں تو اس سے اس کا یہ پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کتنے انسانی حقوق کے علمبردار ہیں پھر وہ بات کرتے ہیں کہ جی ہم نے دہشت گردی کی جنگ شروع کی ہے ہم اس کے خلاف ہیں ہم دنیا کو اس سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں میرے خیال میں عام بندہ لیکن ہوشمند لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ کس دہشت گردی کی بات کر رہے ہیں دہشت گردی کا تو ہم خود شکار ہو رہے ہیں سب سے زیادہ میرے خیال میں جو دھماکے اور جو چیزیں ہوئی ہیں جس کے محرک کبھی سامنے نہیں آئے ہیں کہ وہ کس طرح ہوئے ہیں وہ پاکستان میں ہوئے ہیں وہ مسلم ممالک میں ہوئے ہیں ان ممالک پر حملہ کیا گیا جتنے ممالک پر اس حوالے سے حملے کئے گئے ہیں وہ تمام مسلمان ممالک تھے تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں ہمارے لوگ مر رہے ہیں ہماری بہنیں بیوہ ہو رہی ہیں ہمارے بچے شہید ہو رہے ہیں ہمارے جوان شہید ہو رہے ہیں لیکن ان کا اس

سے کوئی غرض نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں خوف ہے ابھی تک وہاں پر صرف 9/11 کے بعد جس کے محرکات پر ابھی تک شک وشبہ کیا جاتا ہے 9/11 کے بعد اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے جس کے لئے یہ کہے کہ ہم اس جنگ کو جاری رکھا ہوا ہے میں کہتی ہوں کہ انہیں ان دوسولوگوں کا غم لگا ہوگا جو چند ہی لوگ اس واقعے میں مرے ہونگے لیکن آج انہیں یہ نظر نہیں آ رہا ہے کہ وہ اس جنگ کو جس کا کوئی مجرم سامنے نہیں آتا اس کو جاری رکھا ہوا ہے اور ہم بے گناہ مسلمانوں کو مارتے جا رہے ہیں اور ہمیں افسوس کی بات تو یہ ہے کہ نہ مرنے والوں کو پتہ ہے کہ کیوں مر رہے ہیں اور نہ مارنے والے کو پتہ ہے کہ کیوں مار رہے ہیں محترم اسپیکر! پچھلے دنوں امریکہ کے انتخابات ہوئے اور اس میں امریکہ کے پریذیڈنٹ کی تقریر میں سن رہی تھی بہت اچھی تقریر تھی اوباما نے بڑی اچھی باتیں کیں اور I hope کے اگر وہ اس کو continue کریں اپنے چیزوں کو اپنے ملک کے لئے وہ ایک اچھا پریذیڈنٹ ہوگا لیکن جب اس نے اپنی تقریر میں۔۔۔۔۔۔

<u>جناب اسپیکر:</u> محترمہ راحیلہ آذان ہو رہی ہے اگر آپ۔۔۔۔۔۔

(آذان عصر)

<u>جناب اسپیکر:</u> جی راحیلہ صاحبہ!

<u>محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ):</u> میں اس کی تقریر سن رہی تھی تو انہوں نے اپنی speech میں کہا کہ میں افغانستان میں اپنے فوجیوں کو سلام پیش کرتا ہوں مجھے اتنا افسوس ہوا میں یہ سن رہی تھی کہ وہ کس چیز کا ان کی خدمات کا سلام پیش کر رہا ہے کیا بے گناہ مسلمانوں کو مارنے کا سلام پیش کرر ہا ہے یا وہاں پر بے گناہ بچوں کو جن کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے اور ان کے مارنے کا یا وسائل پر قبضہ کرنے کا سلام پیش کرر ہا ہے میں اس فلور کے توسط سے آپ کے توسط سے امریکی صدر اور اس کی جو امریکی مائیں ہیں ان سے اپیل کرتی ہوں کہ کم ازکم آپ یہ message سنیں کہ یہاں پر کیا ظلم اور ستم ہو رہا ہے میں نے امریکہ کا دورہ کیا تو وہاں کی خواتین مجھے قبرستان میں لے گئیں اور رونا شروع ہو گئے کہ یہ دیکھیں جی ہمارے فوجی جو عراقی جنگ میں مارے گئے ہیں تو میں نے ان سے کہا یہ بہت معمولی کچھ قبریں آپ مجھے دیکھا رہی ہیں وہاں آپ جا کر دیکھیں کہ وہاں کتنے بے گناہ جنہیں پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ

کس جنگ میں مارے جارہے ہیں کیا وجہ ہے اور آپ انہیں دھڑا دھڑ مارتے جارہے ہیں تو آپ ان کے لئے بھی message دیں اور انہوں نے میرا message سنا لیکن میں آج اس فلور سے یہ message ان کے ماؤں کو پہنچاتی ہوں کم از کم آپ اپنے میڈیا پر اپنے لوگوں کو یہ بات بتائیں کہ یہ نام نہاد دہشتگردی کی جنگ بند کی جائے جس میں آج تک بے گناہ لوگ مارے گئے لیکن جس اسامہ کے لئے پوری جنگ شروع ہوئی نہ آج تک وہ مارا گیا نہ پکڑا گیا نہ میرے خیال میں نہ مارا جائیگا اور نہ پکڑا جائیگا اور مزید جتنے بھی لوگ ہیں اس میں آگے بڑھتے جائینگے محترم اسپیکر صاحب! میری نظر میں یہ بالکل صاف نظر آتا ہے کہ یہ ہمارے ملک پاکستان کو توڑنے کی سازش ہے اور میں جو چیز آگے دیکھ رہی ہوں آج یہ قبائلی علاقوں پر ہم بات کرتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ جی امریکہ حملہ کررہا ہے تو پتہ نہیں ہے کیا ہوجائیگا اور کیا ہے خدانخواستہ کل اگر اسلام آباد پر یہ attack ہوتا ہے خدانخواستہ اگر یہ پنجاب، سندھ اور سرحد کے دارالحکومتوں پر یہ attack ہوتا ہے اس وقت کیا ہوگا اور اس وقت کیسے ہم اپنے آپ کو بچائینگے یا کیا کرینگے تو محترم اسپیکر صاحب! میں سمجھتی ہوں کہ یہ حملے کھلی جارحیت ہے یہ کوئی دہشتگردی کی جنگ نہیں ہے کھلی جارحیت ہے جو ایک ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالا ہوا ہے اور ایک ملک کے عوام کو مسلسل tension دی جارہی ہے مسلسل انہیں ایک مجرم قرار دیا جارہا ہے ہماری آگے آنے والی نسلوں کے ذہنوں میں ایک خوف بٹھا دیا گیا ہے اور انہیں بتایا جارہا ہے کہ آپ یہ ہیں آج وہی مجاہدین جو کہ روس کے خلاف جنگ کررہے تھے اس وقت وہ مجاہدین کہلاتے تھے جس وقت وہ جہاد کررہے تھے اور آج وہی مجاہدین دہشتگرد کہلاتے ہیں یعنی کہ جو کچھ یہ ایک سپر پاور جو دنیا وی سپر پاور بنا ہوا ہے جو کچھ وہ سمجھتا ہے کہ میں کہہ رہا ہوں بس ساری دنیا اسکو دہراتی رہے اسی کو کرتی رہے۔

<u>جناب اسپیکر:</u>.Thank you, Thank you راحیلہ!

<u>محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ):</u> سر! میری دو points ہیں ابھی میں صرف بات complete کرنا چاہتی ہوں میں سمجھتی ہوں!sir

<u>جناب اسپیکر:</u> راحیلہ! ابھی بہت سارے دوستوں نے بات کرنی ہے۔

<u>محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ):</u> !sir صرف دو point s رہ گئے ہیں میں

conclude کررہی ہوں صرف آخری اس میں کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہ جنگ جو ہے اس میں میری نظر میں پوری کائنات کے لئے کہ بحیثیت مسلمان میرا ایمان ہے کہ ایک سپر پاور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن اس کے ساتھ اللہ کی بے شک ہمارے ساتھ مدد ہو لیکن اللہ بھی کہتا ہے کہ ان قوموں کی مدد کرونگا جو قومیں اپنی مدد آپ کرینگے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اس کے لئے کیا کیا ہے کیا پلاننگ کی ہے آج ہم ایک حملے کی مذمت کرتے ہوئے خوف زدہ ہوتے ہیں ہمیں دھمکی مل جاتی ہوگی پس پردہ یا جو ہوتا گیا ہے لیکن ہم نے اپنی کتنی تیاری کی ہے اس ایک ایٹم بم کی بات نہیں ہے یہ آج ایک ایٹم بم کے پیچھے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس کو حاصل کرلینگے کل وہ کہیں گے ہمیں آپ کی یہ چیز پسند آ گئی ہے ہم یہ بھی لے لیتے ہیں ہمیں یہ چیز پسند آ گئی ہے ہم یہ بھی لے لیتے ہیں تو اسپیکر صاحب! میں یہ کہتی ہوں کہ اب ہمیں اپنی آنکھیں اور کان باقاعدہ کھول لینا چاہیے اپنے ذہنوں کو کھلا کر لینا چاہیے خدارا اب یہ بات یہاں تک نہیں رہی ہے وہ ہمیں اپنا غلام بنانے کے چکر میں اس وقت پڑے ہوئے ہیں میں سمجھتی ہوں کہ اب ہماری قوم کو متحد ہو جانا چاہیے اور اپنے اعمال کم از کم درست کر لینے چاہئیں اور اپنے ملک کے ساتھ sincere ہو جانا چاہیے یہ میرا حصہ وہ تیرا حصہ اور وہ اس کا حصہ اسی میں اگر بیٹھے رہے تو میرے خیال میں پاکستان کو کوئی نہیں بچا سکتا آج ہمیں ایک قوم کی حیثیت سے متحد ہونا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ اگر ادھر حملہ ہوتا ہے تو یہ اس کوئٹہ میں حملہ ہوا ہے ہمیں اسی طرح متحد ہونا چاہیے میں کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ملک کی حفاظت کرے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے ملک کی حفاظت کر سکیں۔ Thank you

<u>جناب اسپیکر:</u> Thank you راحیلہ جی کیپٹن عبدالخالق صاحب!

<u>کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان):</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Thank you جناب اسپیکر صاحب! آپ نے ہمیں بولنے کا موقع دیا اور مجھ سے پہلے معزز اراکین نے جعفر خان صاحب کی تحریک التوا پر بڑی اچھی تقریریں کیں خاص طور پر میں بشر دوست صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں اس مسئلے کو اجاگر کیا جناب اسپیکر! جعفر خان صاحب نے پارلیمنٹ کی مشترکہ قرارداد کا ذکر کیا جس کا نچوڑ تھا That was to the sovereignty and territorial integrity کو safeguard کرنا ابھی میں یہ سوال پوچھنا چاہونگا کہ اگر ہم یہ

کہتے ہیں ایک Joint Parliament session میں کہ ہم نے اس ملک کی sovereignty کو اور territorial اس کی integrity کو safeguard کرنا ہے لیکن ہم اس میں فیل ہو جاتے ہیں ہم اس میں ناکام ہو جاتے ہیں تو ہمیں وہ ? What is the next step ہمیں کیا کرنا چاہیے کیا ہمیں یہ نہیں پتہ کہ ہمارے خلاف جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کر رہا ہیں ہمیں اسکے بارے میں علم نہیں ہے اگر ہمیں علم ہے ہم نہیں کر سکتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک failure state کے طور پر سامنے آ رہے ہیں او ر اگر ہمیں علم ہے ہم نہیں کرنا چاہتے ہیں تو Than we are not sincere to this country. ہم اس کو اپنا گھر نہیں سمجھتے ہیں اور ہم اسکو اپنا ملک نہیں سمجھتے ہیں یہ چیز بالکل روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے دشمن کے عزائم کیا ہیں وہ آپ کے ملک کے اندر افراتفری پھیلانا چاہتا ہے آپ کی دو چیزیں صرف ان کی نظر میں ہیں جس طرح کہ ہمارے معزز رکن منسٹر صاحب نے ذکر کیا کہ آپ کی Nuclear assets and your عام فورسز ہمارے Ex-President نے جو کچھ کرنا تھا اس نے کر چکا ہے عوام کے دلوں میں اس کی جو respect ہے تقریباً وہ اس کو utilize کر چکے ہیں رہی آپ کی nuclear assets وہ امریکہ کی نظر میں ہے وہ اگر آج ان کی ہاتھ لگ جاتی ہے تو شاید وہ ممکن ہے کہ کل آپ کے اوپر یہ بمباری بند ہو جائے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کی مثال لینی چاہیے کہ پہلے انہوں نے عراق کے اوپر الزام لگایا کہ وہاں پر nuclear bomb ہے یا assets ہے وہاں پر وہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ خود امریکہ کی statement آئی کہ یہاں پر جس کے لیے ہم لوگ آئے تھے وہ یہاں پر assets کچھ بھی موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے عراق کا کیا حشر کیا وہاں آج تک خانہ جنگی شروع ہے ہر ایک فرد دوسرے سے لڑ رہا ہے ہر ا یک خاندان دوسرے سے لڑ رہے ہیں ہر عراقی آپس میں ایک دوسرے کو مار رہا ہے پھر درمیان میں انہوں نے یہ بھی شوشا چھوڑ دیا شیعہ اور سنی کے فسادات شروع کرا دیئے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے ملک کے اندر انہوں نے جو کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں خاص کر فرنٹیئر کے اندر میں یہ سمجھتا ہوں کوئی ایسا شخص بتا دیں کہ ایک علاقہ کے رہنے والے لوگ یا کچھ افراد وہ اتنے منظّم ہوا تنے powerful ہو کہ وہ ایک متحدہ فوج کے خلاف لڑ سکے یا وہ ایک متحدہ فوج کے خلاف ایسی کارروائیاں کر سکیں جس کو اپنی

بقا کا خطرہ ہوا ایسا یہ جو ہمارے خلاف الزام لگا رہا ہے کہ یہاں پر دہشت گرد موجود ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ کوئی دہشت گردی ہے نہ کوئی دہشت گرد ہے ان کے ایجنٹس ہماری صفوں میں شامل ہو چکے ہیں وہ ہمیں یہ راستے بتا رہے ہیں آپ نے خودکشی کیسی کرنی ہے میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں یہ ایک newspaper یا ایک رسالے کے اندر ایک آرٹیکل آیا تھا جس میں انڈین را والوں کی statement تھی کہ پاکستان نے پچھلے 30 سالوں میں کشمیر میں اتنے بندے نہیں مارے ہیں جتنے ہم نے ایک سال میں ان کے فرنٹیئر میں مار دیئے ہیں secondly ہماری صفوں میں گھس چکے ہیں وہ یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ آج اگر آپ خودکش حملہ کرتے ہو تو آپ سمجھ لو کہ جنت کا ٹکٹ آپ کے پاس ہے آپ جنت پہنچ رہے ہو اور اگر آپ نہیں کرتے ہو تو آپ کے ایمان میں شک ہے یہ کہاں کا اسلام ہے یہ کہاں کا ایمان ہے جو کہ مسلمان یہ کبھی بھی نہیں کرسکتا اگر اس کے خون کے اندر بھی اگر وہ practical muslim نہیں بھی ہے صرف اس کے خون میں اسلام کا ایک قطرہ بھی شامل ہے تو وہ مسجد کے اوپر حملہ نہیں کرسکتا وہ مسجد میں بم نہیں پھینک سکتا لیکن ہمارے ہاں مسجدوں کے اندر اس کی مثال سب دنیا کے سامنے واضح ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے ہمیں کیسے اس کو روکنا ہے ہم کیسے اس کا تدارک کریں گے بحیثیت ایک قوم کے آپ کیسے دنیا کو دکھائیں گے کہ ہم بھی ایک قوم ہیں اور ہمارے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ اگر کوئی ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھتا ہے تو ہم اس کی آنکھ نکال سکتے ہیں لیکن آج ہماری حیثیت یہ بنی ہوئی ہے کہ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ ایک بھکاری ہو آپ بھیک مانگنے والے ہو اور بھیک مانگنے والے کی کوئی مرضی نہیں ہوتی اس کا اپنا کوئی منشا نہیں ہوتا ہے وہ اپنی فرمائش پیش نہیں کرسکتا جو میں کہوں گا میں آپ کا بادشاہ ہوں اور آپ میرے غلام ہیں اور ہم نے اپنے آپ کو یہ اس لیے بنایا کہ ہم نہ تو اس کے لیے تیار ہیں کہ ہم بجلی کے بغیر رہ سکیں نہ ہم اس کے لیے تیار ہیں کہ ہم بغیر پالش کیے ہوئے جوتے پہن سکیں نہ ہم اس کے لیے تیار ہیں کہ آج ہمارے کپڑے پریس نہ ہو اور ہم اس کو پہن کر وہاں پر جائیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں جو فرنٹیئر میں بیٹھے ہوئے ہیں جن کے اوپر بمباریاں ہو رہی ہیں جن کے بچے مارے جا رہے ہیں ان کے کبھی کپڑے پریس نہیں ہوئے ان کے جوتے پالش نہیں ہوئے ہیں نہ وہ صبح سویرے شیو کر کے باہر آتے ہیں ہم اگر آتے ہیں تو ہمارے اندر یہ صلاحیت

ہمیں قوم کی طرف سے حاصل ہے آج اگر میں صبح گھر سے نکلتا ہوں اور شام کو جاتا ہوں میرے گھر کے اندر بالکل خاموشی ہوتی ہے اور کچھ نہیں ہوتا اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے یہ اس ملک کی خاطر اس ملک کی وجہ سے میں بالکل اپنی جگہ پر محفوظ ہوں آج اگر وہاں پر آگ لگی ہوئی ہے تو کل وہ آگ یہاں پر پہنچ سکتی ہے میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں چمن بارڈر پر واقع ہے میں اسکی آپ کو سو مثال دیتا ہوں کہ وہاں پر Indian Agents American Agents وہ interfere کرتے ہیں وہ in ہو جاتے ہیں اور یہاں پر کوئٹہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ان کے کارنامے ہیں وہ جو کر رہے ہیں لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے دشمن کو پہچانا چاہیے ہمیں اپنے دشمن کو بتانا چاہیے کہ آج اگر آپ ہمارے ساتھ یہ کر رہے ہو بحیثیت ایک قوم کے ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں آئی ایم ایف کہتا ہے میں آپ کو فنڈ دونگا لیکن اس کے اوپر آپ کے۔ آپ دیکھیں یہ کس کی آوازیں ہیں آپ کے فوج کو عوام کے خلاف لڑیا جا رہا ہے اور آپ کے آئی ایم آیف نے یہ شرط بھی رکھی ہے کہ آپ کو ڈیفینس کے بجٹ میں کٹوتی کرنی ہوگی وہ کیا کرتا ہے وہ یہ کہ آپ کی فوج utilize ہو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستانی قوم کے اندر فوج وہ واحد ادارہ ہے جو اس ملک کو اس قوم کو اکٹھا رکھ سکتی ہے لیکن ان کے ایجنٹوں نے ان کے پیروکاروں نے سب سے پہلے تو ہم نے خود اس فوج کی حیثیت عوام کے سامنے گرا دی ہے کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی فوج کے سامنے بات نہ کر سکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ فوج کی حیثیت لوگوں کی نظروں میں اتنی گر چکی ہے کہ آج لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں یہ ہم نے خود کیا ہے ہمارے ساتھ کسی نے نہیں کیا ہے اس سے پہلے لوگ فوج کے نام پر فخر کرتے تھے جناب اسپیکر! آج اگر ہم نے یہ کر دیا ہے تو آج وہ ہمیں کہتے ہیں کہ xxxxxxx تمہاری حیثیت ایک غلام کی ہے American Ambassador کی وہ statement ہمیں نہیں بولنی چاہیے۔

جناب اسپیکر: لہٰذا ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتے ہیں یہ کسی کے quote کیے ہوئے ہیں۔

This should not be the part of this proceedings.

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): sorry اگر کوئی ایسی چیز درمیان میں آئی ہے سر! تو

بحکم جناب اسپیکر یہ الفاظ xxxxxxx کارروائی سے حذف کئے گئے۔

میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں خود اپنی صفوں کے اندر ایسے اتحاد پیدا کرنا چاہیے کہ ہمارے دشمن اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہو اور وہ صرف اس وقت ممکن ہے کہ ہمارے اندر یہ حیثیت اور یہ افراتفری جو آ رہی ہے اس کا ہم خود تدارک کریں اور خود یہ سمجھیں کہ ہم اس چیز کو روکیں گے ہم دشمن کو اپنی صفوں کے اندر گھسنے نہیں دیں گے اور اگر یہ وقت بھی آئے کہ ہم اپنے پیٹ پر پتھر بھی باندھیں تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں! Thank you very much sir آپ کا بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you,Thank you اسد بلوچ صاحب! اگر آپ اپنی سیٹ پر جائیں تو. Because you are not sitting on your seat. جی اسد بلوچ منسٹر ایگریکلچر!

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر زراعت): Thank you جناب اسپیکر صاحب! جعفر خان صاحب نے جو قرارداد آج پیش کی ہے وہ اس ملک اور اس پورے خطے کے لیے ایک اہم قرارداد ہے جناب اسپیکر! جہاں تک نیٹو فورس کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ preplan کے تحت اس کی ایک ماضی ہے جب اس سرمایہ دارانہ بلاک سرد جنگ چل رہی تھی تو اس دوران تمام جو امریکہ کی انرجی verse of fact ان کی جو diplomacy تھی ان لوگوں کے ساتھ تھی جو آج ان کو وہ دہشت گرد کہہ رہے ہیں بیس سال تک russia کے خلاف اس خطے میں جنگ ہوئی ان لوگوں کو امریکہ نے support کی جب طالبان گورنمنٹ ختم ہوئی نیا سلسلہ ہوا دنیا میں ایک معاشی بحران پیدا ہوا امریکہ اپنی سرمایہ دارانہ جھوک توثیق پسندانہ عزائم سنٹرل ایشیا کے جو reserve خام مال ہیں ان کو قبضہ کرنے کے لیے ایک نیا گیم شروع کیا اس گیم کے حصے اور جنگ یہاں start ہوئی اس وقت ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ ہماری جنگ نہیں ہے یہ جنگ ہمارے اوپر مسلط کی گئی ہے اور ہم دوسرے کی جنگ لڑ رہے ہیں ہماری معاشی حالت دنیا سے جڑی ہوئی ہے اور دنیا اس وقت ایک معاشی بحران سے دوچار ہے امریکہ اپنے کو ایک civilized قوم ایک democratic government جیسا ابھی جمہوری طریقے سے ان کے جو پریذیڈنٹ منتخب ہو کر آئے انہوں نے اپنی speech میں یہی کہا کہ میں دنیا کو peace دوں گا لیکن peace اس وقت آ سکتی ہے جب کسی قوم کسی ریاست کسی ملک کی سالمیت کو آپ تسلیم کریں جناب اسپیکر! ہمارے فوجی جب حلف اٹھاتے ہیں تو اس حلف میں واضح لکھا ہوا ہے کہ ملک کی سالمیت ملک کے دفاع کے ہم

وفادار رہیں گے تو ہم سمجھتے ہیں اس وقت دنیا میں امریکہ نوآبادیاتی طرز پر قوموں کا جو خام مال اس ملک میں ہیں ان کو قبضہ کرنے کے لیے دنیا کی وہ سائیکل جو تھی اس کو ایک دفعہ پھر الٹا چلا رہے ہیں آپ نے دیکھا کہ صدام گورنمنٹ کو ختم کرنے کے لیے سب سے بڑا الزام یہ تھا کہ وہاں جوہری اسلحہ ہیں لیکن سی آئی اے کی اپنی رپورٹ کے مطابق وہاں پر کوئی جوہری اسلحہ نہیں تھا لیکن اس ملک پر قبضہ کیا گیا اور آج تک لاکھوں لوگ مر رہے ہیں دنیا کے اس معاشی بحران کو اگر دیکھیں ہم سمجھتے ہیں کہ چار سو کھرب ڈالر امریکہ اس وقت دفاع پر خرچ کر رہا ہے اگر یہ بھوک افلاس علاج ایجوکشن اور واٹر سپلائی پر خرچ کرتا تو دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آتی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ پوری دنیا کو انہوں نے جھنجوڑ کر رکھا ہے اس لیے سارے دوستوں نے اس پر بہتر طریقے سے بات کی ہم اس قرارداد کو support کرتے ہوئے کہ یہ ملک آزاد خارجہ پالیسی کے تحت آگے بڑھے اور اللہ پر بھروسہ کریں امریکہ پر نہیں جناب اسپیکر! Thank you

<u>جناب اسپیکر:</u> اوکے۔ جی حسن بانو رخشانی صاحبہ!

<u>محترمہ حسن بانو رخشانی:</u> جناب اسپیکر! السلام وعلیکم! آج اس بات کو وضاحت کی ضرورت نہیں کہ عالم اسلام بشمول پاکستان جن گوناگوں معاشی، معاشرتی، اخلاقی، نظریاتی اور فکری تنزل کا شکار ہے۔ اسلامی اور ملکی تاریخ میں ایسی سنگین صورتحال کی مثال نہیں ملتی۔ آج مسلمان عالمی سطح پر مغرب کی چال بازیوں اور فریب کاریوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ مغرب ہر وہ طریقہ استعمال کر رہا ہے کہ جس سے مسلمان فکری، دینی اور جسمانی طور پر پریشان ہوں کمزور ہوں۔ پورا معاشرہ حکومتی بالخصوص مذہبی رہنما ان تمام مجاہدین سے جو افغانستان کی آزادی اور اسلام کے نام پر جو جنگ لڑ رہے ہیں ہم اس کی مکمل اخلاقی سیاسی حمایت کرتے ہیں لیکن افغان مزاحمت کاروں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ملک کی آزادی کے لئے لڑی جانے ولی لڑائی اپنی سرزمین پر لڑیں۔ ہمارے گھر سے اگر وہ افغانستان میں مداخلت اور مزاحمت کریں گے تو لازمی طور پر ہمارے گھر کا ماحول بھی اسکی زد میں آئے گا۔ غیر ملکی افواج فی الفور پاکستان سے نکل جائیں افغانی عوام کو اپنی مرضی، خواہش اور تمناؤں کے مطابق اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کا آئینی، قومی، قانونی، جمہوری اور اقوام متحدہ کے چارٹر میں تفویض کیا گیا ان کو

استعمال کرنے کی آزادی دی جائے۔ اس عبوری عرصہ میں افغانستان میں امن واستحکام کے لئے اسلامی ممالک کی افواج کی نگرانی کا اہتمام کیا جائے جیسے علاقائی قوتوں کی تائید ہونی چاہئے۔ نیٹو فورسز اور امریکہ پاکستان پر حملہ کرنے کا کوئی قانونی، اخلاقی جواز نہیں رکھتے یہ اقوام متحدہ کے منشور کی صریح خلاف ورزی اور ہماری داخلی حاکمیت اقتدار اعلیٰ اور جغرافیائی کے بھی منافی ہے جس کے تحت افغانستان پر چڑھائی کی گئی تھی۔ امریکہ اور نیٹو فورسز کے حملے عوامی ردعمل کے ذریعے ہی روکے جاسکتے ہیں اگر ملک کے عوام، سیاسی جماعتیں اخلاص سے ان حملوں کا تدارک چاہتے ہیں تو پرامن ذریعے سے نیٹو ممالک اور امریکہ کی مصنوعات کے استعمال کا عوامی بائیکاٹ کر دیا جائے ان تمام اشیاء اور ہوٹلوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے جن کا تعلق امریکہ اور نیٹو ممالک سے ہو ایک اندازے کے مطابق تقریباً 50 اسلامی ممالک اور بہت سارے غیر اسلامی ممالک میں بھی مسلمان رہتے ہیں اسلامی ممالک اور پاکستانی حکومت کو چاہئے کہ وفاقی سطح پر ان کی اشیاء کا بائیکاٹ کریں بائیکاٹ سے وہ خود سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ وہ غلط کر رہے ہیں جب ان کی معیشت کو نقصان ہوگا تو ان کے عوام ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ ان حالات کے پیش نظر اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم تمام مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے اپنی صفوں میں اتفاق پیدا کر کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور موثر ومفید اقدامات کا سوچ کر ان کو عملی جامع پہنائیں تو ہمیں پورا یقین ہے کہ نیٹو فورسز اور امریکی حملے بند ہو جائیں گے۔ شکریہ!

<u>جناب اسپیکر:</u> Thank you اب طارق مسوری صاحب!

<u>جناب طارق حسین مسوری بگٹی:</u> Thank you very much میں اس پر اتنا کہنا چاہوں گا کہ جناب United State of America پہلے عراق پر حملہ کر چکا ہے وہ کہہ رہا تھا کہ صدام بہت بڑا دہشت گرد ہے لیکن وہ بھی proof نہیں کر سکا اسکے بعد خود اس کو تردید کرنی پڑی اور دوسری جانب افغانستان پر حملہ کیا جب روس کے خلاف ان کو استعمال کیا گیا ان کو مجاہدین کا نام دیا گیا کہ یہ مجاہدین ہیں یہ روس کے خلاف لڑیں گے اور اب انہی کو دہشت گردی کا لیبل لگایا گیا کہ یہ دہشت گرد ہیں اسامہ بن لادن 9/11 میں ان کا نام لیا گیا کہ وہ دہشت گرد ہے ہم اس کو تلاش کر رہے ہیں اب طالبان کا نام لیا جا رہا ہے آیا طالبان کون ہیں۔ طالب علم کو بھی طالبان کہا جاتا ہے جب ہمیں بلایا گیا تھا ہم گئے

ہیں افغانستان میں ادھر بھی ہم لوگوں نے اس پوائنٹ پر کہا کہ جو آپ کے wanted ہیں دہشت گرد ہیں آپ بتائیں تو سہی کہ دہشت گرد ہیں کون کس کو آپ دہشت گرد کہہ رہے ہیں اسامہ بن لادن ہے یا ملا عمر ہے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ جو دہشت گرد ہیں انکے ساتھ مذاکرات کریں لیکن جن کو آپ طالبان کہہ رہے ہیں وہ طالب ہیں وہ ہماری اکثریت ہیں وہ پشتون بیلٹ کے ہیں طالب انکے ساتھ آپ مذاکرات سے کام لیں تو حالات بہتر بنائے جاسکتے ہیں اور اب جس انداز میں پاکستان کے اندر میزائل داغے جارہے ہیں یہ ہم سب پوری پاکستانی قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو جعفر خان نے آج یہ تحریک التواء میں پوائنٹ آؤٹ کیا ہے یہ بہت اہمیت کا حامل ہے ہم بھی جعفر خان کی اس بات کی تائید کرتے ہیں اور دوسری جانب میں صرف ایک دو چیزیں ایڈ کروں گا ہمیں اپنی خارجہ پالیسی بنانے کی ضرورت ہے دوسرا اقوام متحدہ جیسے کہ سردار بزنجو نے ذکر کیا ہمیں اقوام متحدہ کو رجوع کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ دہشت گردی ہے ہمارے ملک اور ہمارے لوگوں کے خلاف یہ دہشت گردی ہو رہی ہے بچوں کو عورتوں کو معصوم لوگوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے آئے دن میزائل داغے جارہے ہیں اس پر ہماری پوری قوم کو اٹھ کھڑی ہونی چاہئے اور ہمیں اقوام متحدہ سے رجوع کرنا چاہئے۔Thank you جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر:Thank you بسنت لعل گلشن صاحب!

انجینئر بسنت لعل گلشن (وزیر اقلیتی امور): شکریہ جناب اسپیکر! آج کی جو تحریک التواء ہے انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور میں اس تحریک التواء کی بھر پور حمایت کرتا ہوں یہاں پر جو ہمارے ملک کی سرحدوں میں جو حملے ہو رہے ہیں ایک تو یہ میں یہاں پر پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ہماری حکومت کی پالیسی کیا ہے اس پالیسی کے حوالے سے ہمارے ایوان کو ضرور اعتماد میں لینا چاہیے اور اس کو ہمیں declare کرنا چاہئے کہ پالیسی ہے کیا باقی ہم یہاں پہلے بھی کہتے رہے ہیں انسانیت کے ساتھ اور انسانی حقوق کی جہاں جہاں پامالی ہوگی دہشت گردی ہوگی اور ہمارے ملک میں جو حملے ہو رہے ہیں اسکی ہم بھر پور مذمت کرتے ہیں اور اس تحریک کی میں بھر پور حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر:Thank you غزالہ گولہ صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ (وزیر ترقی نسواں): بسم اللہ الرحمن الرحیم Thank you اسپیکر صاحب! آج

جعفر مندوخیل صاحب نے جو تحریک پیش کی ہم اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور نیٹو فورسز کی طرف سے جو بھی بمباری ہے جو معصوم شہریوں پر اور لوگوں پر ہورہی ہے ہم اسکی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں اور آج اسمبلی میں بہت سے ہمارے ممبران نے اس چیز کے اوپر بہت ڈسکس کی لہٰذا ہم سب انکی جو بھی باتیں ہم انکے ساتھ ہیں بالکل اور قرارداد کو ہم بہت اہمیت دے کر اور اس چیز کی بھرپور ہم حمایت کرتے ہیں ہماری طرف سے صدر اور وزیراعظم کی طرف سے بھی اس چیز کی بھرپور حمایت کی گئی ہے اور آگے سینٹ اور نیشنل اسمبلی میں بھی اس چیز کو لایا گیا ہے جس طرح اسلم بزنجو صاحب نے کہا کہ اقوام متحدہ میں اس چیز کی قرارداد پیش کی جائے تو ہم اس چیز کی بھی حمایت کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو بمباری اور یہ چیزیں جو ہماری سرحدوں پر اور ہمارے ملک میں ہورہی ہیں ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس تحریک کی حمایت کرتے ہیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: Thank you آیا سوال یہ ہے کہ اس تحریک التواء کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جائے؟

(تحریک التواء قرارداد کی شکل میں منظور ہوئی) اور اس کی کاپیاں وزات خارجہ، وزارت داخلہ اور تمام متعلقہ حکام کو دے دی جائیں۔ جی راحیلہ صاحبہ!

<u>محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ)</u>: اس میں ہم لوگوں کے نام بھی شامل کئے جائیں۔

<u>جناب اسپیکر</u>: وہ جس دن کے نام ہوں گے یقیناً وہ تحریک التواء جن کی تھی انکے حوالے سے آ گئے ہوں۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 17/نومبر 2008ء بروز سوموار صبح گیارہ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس چار بجکر پچپن منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆